میری زیست کا حاصل ہو تم از عنایا احمد

WWW.NOVELSCLUBB.COM

WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

WWW.NOVELSCLUBB.COM

میری زیست کا حاصل ہو تم

از

عنایا احمد

www.novelsclubb.com

جوں جوں رات اپنے پر پھیلا رہی تھی سڑکوں پر رش کم ہو رہا تھا۔ سردی کی راتیں تھیں۔اور لمبی لمبی سڑکوں پہ چار سوں ہوں کا عالم تھا۔ بوندا باندی ہو رہی تھی۔ سڑک پہ سکا دیا گاڑیاں تھیں۔ان میں سے اک گاڑی تھی سکندر حیات صاحب کی۔

مسز سکندر نے پریشان نظروں سے ساتھ بیٹھی شخصیت کو دیکھا تھا۔جو خود بھی کچھ دیر قبل آنے والی کال کی وجہ سے الجھن کا شکار تھے۔

▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪

کمرے میں مدھم سی روشنی تھی۔گہری خاموشی تھی صرف گھڑی کی ٹک ٹک کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

اس روشنی میں حیات سکندر صاحب مطالعہ میں مصروف تھے۔کمرے کی اس خاموشی کو فون کی چنگھاڑتی آواز نے توڑا تھا۔حیات سکندر صاحب کو یہ آواز اس وقت ناگوار گزاری تھی۔چشمہ اتار کے کتاب سائیڈ پہ رکھی اور فون اٹھایا جو خاموش ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

"یس حیات سکندر صاحب سپیکنگ "حیات سکندر صاحب اپنی رعوب دار آواز میں بولے تھے۔

"میں مسز مہرین بول رہی ہوں "دوسری طرف سے اطلاع دی گئی تھی۔

حال احوال کے روایتی تبادلے کے بعد مسز مہرین اصل بات کی طرف آئیں۔

"سکندر بھائی میں اس وقت این۔جی۔او سے بول رہی ہوں "مسز مہرین کی متفکر آواز فون سے ابھری تھی۔

"خیریت تو ہے "حیات سکندر صاحب نے پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

حیات سکندر صاحب این۔جی۔او کو ڈونیشن دیتے تھے۔اور مسز مہرین کے ساتھ ان کے فیملی ٹرمز بھی تھے۔

"جی بھائی دراصل ابھی کچھ دیر پہلے ایک عورت کے ساتھ ایک لڑکی آئی ہے اور انکے پاس آپ کا اڈریس ہے۔میرے پوچھنے پہ بھی کچھ نہیں بتا رہی۔"

وہ مزید بولیں۔"میں آپ کا اڈریس انکے ہاتھ میں دیکھ کے زرا متجسس ہو گئیں ہوں۔آپکا اڈریس انکے پاس کیوں۔"انہوں نے مزید بتائیں۔

"آپ کوشش کریں بھابھی اگر کچھ پتہ لگ سکے۔"سکندر صاحب بولے۔

"آپ دفتر آجائیں پھر حل نکالتے ہیں۔میں نہیں چاہتی کہ آپ جیسے اچھے انسان کے لئے کیوں مصیبت بن جائے۔وہ لڑکی مسلسل رو رہی ہے۔"مسز مہرین حالات سے آگاہ کر رہی تھیں۔

"جی بہتر میں کچھ ہی دیر میں پہنچ رہا ہوں"۔

www.novelsclubb.com

سکندر صاحب بولے۔۔۔

■■■■■■■■■■■■■■■

چند منٹ بعد وہ دونوں آفس میں تھے۔

"جی بھابھی اب تفصیلاً بتائیں"۔ مسز سکندر بولیں تھیں۔

"رات میں جب میں آفس آئی تو امتیاز بابا نے مجھے بتایا کہ ایک عورت اور ان کے ساتھ ایک لڑکی آئیں ہیں دوپہر سے مجھ سے ملنے کا انتظار کر رہی ہیں۔

مجھے لگا کوئی معمول کی طرح کا ہی کیس ہو گا۔ جب وہ مجھ سے ملے تو کہنے لگیں کہ یہ لڑکی بے سہارا ہے۔ اس شہر انکو کوئی جانتا بھی نہیں وہ پہلی دفعہ یہاں آئیں۔

www.novelsclubb.com

پولیس والوں سے محفوظ جگہ بھی انکو یہ لگی مدد کے لئے۔۔لڑکی اس دوران صرف رو رہی تھی یہ سب گفتگو وہ عورت ہی کر رہی تھی۔پھر انہوں نے چند دن کی پناہ کے علاوہ دوسری مدد کا بولا تو میں پریشان ہو گئی۔

آپ کا اڈریس تھا انکے پاس۔

اور وہ عورت کہہ رہی تھی لڑکی کے سر پہ ہاتھ رکھ کے یہ امانت ان تک پہنچانی ہے۔۔

اسلیے میں آپکو یہاں بلایا ہے۔کہ آخر اسکا آپ سے کیا تعلق۔۔

مسز مہرین نے انکو تفصیل سے آگاہ کیا۔۔

www.novelsclubb.com

"بات تو پریشانی کی ہی ہے۔کون ہو سکتے".مینہ بیگم بولی تھیں۔

"جی بلکل میں آپ کے سب ریلیٹوز کو جانتی ہوں۔اور وہ لوگ یہاں کیوں آتے۔۔مجھے لگا کہ جیسے کسی مخالف کی آپکو بدنام کرنے کی کوشش نہ ہو اسلئے آپکو آگاہ کیا۔" مسز مہرین نے اپنی پریشانی سے آگاہ کیا۔

سکندر صاحب کا ایک مقام تھا بزنس میں ایسے میں مخالفین کا اس طرح کی کوشش کر کے انکی ساکھ خراب کرنا کچھ ناممکن بھی نہ تھا۔

"اپ انکو بلائیں تاکہ کھل کے بات ہو سکے" سکندر صاحب بولے تھے۔

....

چند منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک عورت اندر آئی اور اسکے پیچھے ایک ڈرے سی لڑکی جس نے بڑھی سی چادر اوڑھ رکھی تھی اور کالے رنگ کا ایک لیدر بیگ پکڑا ہوا تھا۔

"ادھر آؤ بیٹی"۔مینہ بیگم نے اسے بولا اور ساتھ ہی اسکا ہاتھ پکڑ کے اپنے پاس بیٹھا لیا۔

وہ عورت بھی وہاں رکھی ایک کرسی پہ ٹک گئی تھی۔

"یہ ہیں سکندر صاحب جنکا پتا آپ پوچھ رہی تھی۔"مہرین نے عورت کو بتایا تھا۔

یہ بتانے پر لڑکی نے سر اٹھا کر سامنے بیٹھے سکندر صاحب کو دیکھا تو بے اختیار آنکھیں آنسوں سے بھر گئی۔۔سکندر صاحب نے بھی اسکے آنسو دیکھے مگر وجہ نہ جان پائے۔۔

ایسا ہی ہوتا ہے جب اپنے بچھڑ جایئے تو ان سے منسلک ھر چیز بھی عزیز ہو جاتی ہے ۔۔انسیت ہو جاتی ہے۔۔جب بھی

www.novelsclubb.com

انکو دیکھوں تو ہر لمحہ یاد آجاتا گزرا ہوا۔

عماد احمد اور داؤد احمد دو بھائی تھے۔۔عماد کی ایک بیٹی تھی اور داؤد کا ایک بیٹا تھا۔داؤد بڑا تھا۔

داؤد کی بیوی بہت ہی شاطر فطرت کی تھی۔بیٹا بھی ماں پہ گیا تھا۔لاپرواہ، ضد، بد تمیز۔۔۔باپ کا دونوں ماں بیٹے نے خوب اڑایا۔آفس سے دلچسپی نہ تھی۔ایسے ہی آہستہ آہستہ بزنس کا دیوالیہ ہو رہا تھا۔

دوسری طرف تھی عماد کی فیملی۔بیگم بے حد سلجھی، نرم دل اور سلیقہ شعار تھی۔بیٹی بھی ماں پہ ہی گئی تھی۔یوں راوی چین ہی چین لکھتا تھا۔

لیکن قدرت کے فیصلوں کا کسی کو کیا پتہ۔

www.novelsclubb.com

■■■■■■■■■■■■■■یہ ان دنوں کی بات ہے جب عماد نے بیٹی کی گریجویشن مکمل ہونے پہ بھائی کی فیملی کو دعوت دی۔یوں تو گھر ساتھ ساتھ تھے مگر بڑے بھائی کی بیوی نے کبھی ملنے نہ دیا تھا آپس میں زیادہ۔

پارٹی میں جب دونوں ماں بیٹے نے عماد کی بیٹی کو دیکھا تو شیطانی چال چلی۔

اگلے دن رشتہ لے کے بڑا بھائی چھوٹے کے گھر آ گیا۔

جبکہ عماد بھی بھتیجے کی حرکتوں سے اچھے سے واقف تھا۔ تو مناسب الفاظ میں انکار کر دیا۔ مگر یہ انکار لالچی بیوی کو پسند نہ آیا اور بھائی کو جذباتی بلیک میلنگ پہ اکسا کر لڑائی کروا دی۔

بڑے بھائی کے اس رویہ سے دل برداشتہ ہو کے انہوں نے کراچی سے جانے کا سوچا۔ بیٹی کو ایک دن کے لئے وفادار حلیمہ بی کے گھر چھوڑا اور خود کچھ معملات طے کرنے بیگم ساتھ لاہور کے لئے نکل پڑے۔ نصیب کے کھیل کب کس نے جانے۔

www.novelsclubb.com

ٹینشن میں ڈرائیو کرتے ہوئے بار بار بھائی اور بھتیجھے کی دھمکیاں یاد ارئیں تھیں۔

ہر حال میں آپکی بیٹی سے ہی شادی کرونگا۔

انکو یہ بھی پتہ تھا اچانک محبت پیسے کے لئے ہے بھتیجی کے لیئے نہیں۔۔

انکی گاڑی کا ایکسڈنٹ ہو گیا۔جب میں انکی بیٹی کو لے کر ہاسپٹل گئی تو انکی زبان پہ چند الفاظ تھے۔

بی میری بچی۔۔۔بچالو اسے۔میری ڈائری۔۔

اور وہ اپنے خلیق حقیقی سے جا ملے۔۔بیگم تو موقع پہ ہی دم توڑ گئی تھیں۔۔۔

پھر دنیاداری نبھانے بھائی بھی آنکلا تھا۔انکا کام تو اور آسان ہو گیا تھا اب۔۔سوئم کے بعد نکاح کا پروگرام رکھا گیا تھا تو لوگوں کی نظر میں اور عزت بڑھ گئی حقیقت کوئی نہیں جانتا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

وہاں سے پھر جیسے ہم نکلے ہیں ہمارا خدا جانتا ہے اسنے آسانی پیدا کر دی اس بچی کے لیئے۔۔۔

اب کون جانے آسانیاں یا مشکلیں۔۔۔

■■■■■■■■■■■■■■■

حلیمہ بی کے چپ ہوتے ہی اک سسکی گونجی تھی اس لڑکی کی۔۔۔

"اس سارے واقعہ پہ ہمیں افسوس ہے۔اور جو مدد آپکو چاہیئے ہم وہ بھی کر سکتے ہیں ممکن حد تک۔۔ لیکن اس سارے واقعہ میں میرا تعلق۔میرا اڈریس آپکے پاس۔"سکندر حیات کی الجھن ابھی جوں کی توں تھی۔

"کیونکہ وہ جو انتقال کر چکے ہیں انکا نام تھا عماد احد۔۔لیدر انٹرپرائز کے مالک۔اور یہ انکی بیٹی ایلاف"۔یہ اطلاع سکندر صاحب پہ بجلی کی طرح گری تھی۔

■■■■■■■■■■■■■■■

کیا کیا یاد آیا تھا۔محلے کا گروانڈ۔ایک پتلا سا لڑکا بیٹ پکڑے خوشی سے سارے میدان میں بھاگتا۔۔نعرے لگاتا"ہم جیت گئے"۔۔۔

کالج میں پنگے۔۔پیپر سے ایک رات پہلے کے راٹے۔۔

www.novelsclubb.com

اوٹنگ۔ بائیک پہ پورے شہر کے روانڈ۔۔ گریجویشن تقریب جس کے بعد صیح معنوں میں زندگی بدل گئی تھی۔۔

▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪

"باباجان" اندھیر کمرے میں انکی لخت جگر کی آواز گونجی تھی۔آنے والے نے آتے کی لائٹ ان کی تھی۔

سکندر صاحب نے اسے دیکھا۔چھ فٹ قد، متناسب جسم،پر کشش نقوش، تیکھی ناک۔۔پرعزم آنکھیں۔۔۔

"ادھر آؤ میر بیٹا"۔ سکندر صاحب نے اپنے پاس بلایا۔

ازمیر شاہ۔۔۔ جسے پیار سے میر پکارتے تھے۔۔۔

"باباجان ایسے کب تک آپ کمرے میں رہیے گے آپکی صحت خراب ہو جائے گی سوچ سوچ کر" ازمیر بولا تھا۔

"میں نے اسے بولا تھا کہ واپس نہ جاؤں۔لاہور رہ کے ہی ہم اپنی مزید پڑھائی کر سکتے ہیں۔ لیکن اسکے بہت بڑے خواب تھے۔اسے باہر جانا تھا سٹڈی کے لئے "سکندر صاحب کسی اور ہی دنیا میں تھے۔ازمیر شاہ نے انہیں بولنے دیا تاکہ انکا دل ہلکا ہو۔خود انکا ہاتھ پکڑ کے انکے پاس بیٹھ گیا۔

وہ اسکو ہر قصہ سنا رہے تھے جب انکی ملاقات ہوئی تھی کراچی میں جب وہ اک کمپنی کھول چکا تھا۔پھر زندگی کچھ ایسی مصروف ہوئی کہ بات چیت فون کال تک محدود ہو کے رہ گئی۔ابھی چند پہلے ہی انکی کال آئی تھی وہ پریشان لگا تھا لاہور آنا چاہ رہا تھا پر یہ نہیں بتایا تھا کہ کب۔میں بھی اسکا انتظار کر رہا تھا۔شاید وہ میرے پاس ہی آ رہا ہو ۔مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

www.novelsclubb.com

ازمیر شاہ نے اپنے ہاتھ کی پشت پہ گرے پانی کے قطرے کو محسوس کیا وہ درد کی شدت سے لب بھینچ لئے۔۔۔

■■■

WWW.NOVELSCLUBB.COM

زندگی کسی کے جانے سے رکتی نہیں۔یہ زندگی کی اچھائی بھی ہے اور برائی بھی۔

"ایلاف تمہاری ہوبز کیا ہیں۔" یہ سوال اسکے سامنے بیٹھی خوبصورت اور زندگی سے بھرپور لڑکی احدیہ نے کیا تھا۔

سکندر صاحب کی اکلوتی بیٹی۔ماں کی طرح خوش اخلاق۔ مخلص اور صاف دل۔۔۔۔

"بک ریڈنگ" ایلاف کا جواب دو لفظوں کا تھا۔احدیہ صبح سے اسے باتوں میں لگائے ہوئی تھی۔ مگر ایلاف ہوں ہاں میں جواب دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم اتنا کم کیوں بولتی ہوں۔ میں توسب کے کان کھاتی ہوں۔اور بھائی جان تو ہاتھ جوڑ کے چپ کرواتے مجھے۔" احدیہ نے اگلا سوال کیا۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایلاف کو اپنا بابا جان اور ماما کے ساتھ گزرے پل یاد آگئے جب وہ ہر بات کے لئے بحث کرتی تھی۔ بابا بھی اسے تنگ کرتے تھے۔ ایلاف کی آنکھوں میں انسوں دیکھ کر احدیہ بھی دُکھی ہو گئی۔ وہ تو اسے نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

لیکن زخم بھرنے میں ٹائم لگتا ہے۔

#میری_زیست_کا_حاصل_ہو_تم

#تحریر_عنایا_احمد

www.novelsclubb.com

#قسط_2

ایلاف کو یہاں آئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔ حلیمہ بی اسی دن واپس اپنے گاوں چلی گئی تھی۔ سکندر صاحب سے وعدہ لے کے اسے کبھی بے آسرا نہ چھوڑیں۔ اپنوں نے تو جو کیا وہ کیا اب وہ اپنی دوستی کا فرض ادا کریں۔

اب وہ کچھ نارمل تھی۔ سکندر صاحب زیادہ ٹائم اس کے ساتھ گزارنے کی کوشش کرتے تھے جب گھر ہوتے۔ وہ بھی احدیہ اور ثمینہ بیگم کے ساتھ وقت گزارنے لگی تھی۔

اگر کسی سے ابھی تک زیادہ ملاقات نہ ہوئی تھی تو وہ تھا ازمیر شاہ۔ اس سلطنت کا بادشاہ۔ صرف ایک آدھ دفعہ سامنا ہوا تھا۔ جو ایلاف کے خیال میں اسکا وجود گھر میں برداشت نہیں کر سکتا۔ کرے بھی کیوں آخری انکا اس سے رشتہ۔ صرف دوستی کا وہ بھی اسکے بابا کی۔

آج کی دنیا تو خون کے رشتوں کا لحاظ نہیں کرتی یہ تو پھر دوستی کا ہے۔۔

"ایلاف اب تم ہماری ٹیم میں شامل ہو گئی ہو۔اب ہم تین ہو گئے۔میں، بابا اور تم ۔اور دوسری ٹیم ماما اور بھائی کی۔"احدیہ پر جُوش طریقے سے بولی تھی۔

"ہاں بلکل اب یہ بھی تو ہمارے گھر کا حصہ ہے"۔ثمینہ بیگم نے پیار سے ایلاف کے سر پہ ہاتھ پھیر کے ساتھ لگایا۔۔کبھی کبھی اتنے پیار پہ اسکی آنکھیں بھر آتی تھیں۔

"اسلام علیکم "ازمیر شاہ نے اندر آتے بلند آواز میں سلام کیا تھا۔

"وعلیکم سلام۔میری جان۔"ثمینہ بیگم اپنے سپوت کو دیکھ کے بولیں۔

"بھائی چائے لاؤ آپکے لئے۔یا پھر کھانا کھائیں گے؟"احدیہ نے بھائی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"پانی پلا دو چائے میں فریش ہو کے پیوں گا۔"ازمیر نے سر صوفے کی پشت سے لگا کر خود کو ریلکس کیا۔

احدیہ کچن کی طرف ہو لی۔

"کافی تھکے لگ رہے ہو؟"ثمینہ بیگم نے بیٹے کو دیکھ کے پوچھا۔

"نہیں بس کچھ کام تھا زیادہ آج۔ ٹھیک ہوں میں "۔ازمیر نے ماں کو جواب دیا ۔اور اک نظر ماں کے ساتھ بیٹھے وجود کو دیکھا۔جو تب سے ایک لفظ نہ بولی تھی۔۔ باتوں کے دوران پروین پانی دے کے جا چکی تھی۔

اور ایلاف اپنی ہی سوچوں میں مصروف تھی۔کب تک میں ان پہ بوجھ بن کے رہوں گی یہ بات وہ یہاں آنے کے ۱۵ دن بعد کر چکی تھی مگر پھر سکندر صاحب کا ریکشن دیکھ کے خود بھی رو پڑی تھی اتنا پیار اتنا خلوص۔ضرور اسکے ماں باپ نے کچھ بہت بڑی نیکی کی ہو گی جو وہ آج محفوظ ہاتھوں میں تھی۔

لیکن ابھی بھی اس کے دماغ میں ایک ڈر تھا کہ سامنے بیٹھے شخص کو اسکا وجود گوارا نہیں اس گھر میں۔ وہ آج تک اس سے مخاطب تو دور آمنا سامنا بھی کم ہوتا تھا۔۔

"ماما نہ پریشان ہوا کریں۔میں بلکل ٹھیک ٹھاک ہوں۔ٹائم پہ ہی کھانا کھاتا ہوں" ازمیر کی آواز اسکو اپنے خیالوں سے کھینچ لائی تھی۔وہ ماں کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولا۔وہ اپنا آپ مس فٹ محسوس کرنے لگی جب ازمیر نے اسکو دیکھ کے نیچے منہ کر کے اپنی مسکراہٹ چھپا رہا تھا۔شاید نہیں یقیناً وہ اسکے غائب دماغی نوٹ کر چکا تھا۔جو تب سے پاگلوں کی طرح ادھر ادھر گھورتے ہوئے سوچوں میں گم تھی۔وہ بے حد شرمندہ ہوئی۔

"میں احدیہ کو دیکھ لوں" ایلاف ثمینہ بیگم کو بول کے اٹھی۔

"ہوں دیکھو کدھر رہ گئی یہ لڑکی۔" ثمینہ بیگم بولی۔

"میں فریش ہو کے آتا ہوں تب تک بابا بھی آجاتے ہیں۔انکے ساتھ چائے پیوں گا" وہ کہہ کے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔۔

....

سب لوگ ناشتے کی ٹیبل پہ بیٹھ چکے تھے۔سکندر صاحب اخبار کی ورق گردانی کے ساتھ ساتھ ناشتہ کر رہے تھے۔

"ارے ایلاف نہیں اٹھی ابھی تک اسکی طبیعت تو ٹھیک ہے ناں؟"کپ میں چائے ڈالتی احدیہ سے پوچھا۔احدیہ کے کچھ کہنے سے قبل ازمیر بول پڑا۔

"باباوہ پہلے ہمارے ساتھ کھاتی ہے جو آج کھائے گی۔"وہ رکھائی سے بولا۔

"احدیہ بیٹا اسے ناشتے کے ٹیبل پر ساتھ لے آیا کروں۔وہ ابھی ایڈجسٹ نہیں کر پا رہی"سکندر صاحب بجھ سے گئے تھے۔اور ناشتہ بھی بے دلی سے کیا۔

ثمینہ بیگم بھی افسردہ ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ازمیر کو یہ بات برداشت نا تھی کہ کوئی بلاوجہ اس کے والدین کو نخرے دیکھائے ۔اسکا اپنا خیال تھا۔

وہ ایک لائحہ عمل سوچ کر آرام سے ناشتہ کرنے لگا۔

■■■■■■■■■■■■■■■

دستک کی آواز پر ایلاف نے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا۔کمرے میں گھپ اندھیرا تھا۔وہ بیڈ پہ گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی تھی۔دستک کے بعد دروازہ کھلتا گیا۔اور کوئی اندر داخل ہوا۔

"لائٹ نہیں جلا سکتیں آپ کیا"کمرے میں اندھیرے کی وجہ سے سیدھا بیڈ سے ٹکرا گیا۔وہ غصہ سے بولا تھا۔

وہ۔۔مم۔۔وہ۔۔۔وہ گھبراہٹ کی وجہ سے ایک لفظ ادا نہ کر سکی۔ازمیر نے آگے بڑھ کے لائٹ ان کی۔

"کیا میں میں لگا رکھی ہے"غصہ ابھی بھی برقرار تھا۔

"احدیہ۔تو باہر ہی"اسنے احدیہ کے بارے میں بتانے کے لئے لب کھولے کہ وہ کمرے میں نہیں۔

"پتہ ہے مجھے وہ باہر ہے مجھے آپ سے ہی کام تھا۔ بات کرنی ہے آپ سے۔" ازمیر اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی سمجھ گیا۔

"مجھ سے" ایلاف نے حیرت سے پوچھا۔

"کیوں آپ سے بات کرنے کے لئے اپائنٹمنٹ لینی پڑتی ہے۔" ازمیر نے اس کی کنفیوژن دیکھ کے جان بوجھ کے بات بڑھائی۔

"جی" وہ ہونق سی بولی۔ بعد میں سمجھ آنے پہ جی بھر کے شرمندہ ہوئی۔ وہ پہلے ہی اسکے یہاں آنے پہ حیران تھی۔ اوپر سے وہ اس سے ہی بات کرنے آیا۔۔

"رئیلی" وہ زیر لب مسکراتے بولا۔ تو وہ مزید سر جھکا گئی۔

www.novelsclubb.com

"آخر آپکا مسئلہ کیا ہے یہ ہی پوچھنے مجھے یہاں انا پڑا" اب وہ طنزیہ بولا تھا۔ اسکی بات کو سن کے مقابل آنکھوں میں آنسوؤں آ گئے۔

وہ اپنے گلابی گالوں پہ آئے آنسوؤں کو صاف کر رہی تھی۔ازمیر نے ڈوپٹے میں چھپے چہرے کو دیکھا جسکی سادگی لاجواب تھی۔کچھ دیر وہ بول نہ سکا پھر صبح کا واقعہ یاد آنے کے بعد سختی سے بولا۔

"دیکھو مجھے اندازہ ہے جو کچھ تمہارے ساتھ ہوا وہ بہت ہی تکلیف دہ ہے۔میرے ماں باپ نے آپکو اپنی بیٹی بنا کے رکھا ہے۔اور وہ بہت مخلص ہے آپکے ساتھ اس بات کا آپکو اندازہ ہو گیا ہو گا" ازمیر بولا تھا۔وہ سر جھکائے سن رہی تھی۔

"اس گھر میں آپکو ایک اچھی حیثیت دی گئی ہے مگر آپکا رویہ میرے ماں باپ کو دکھ دے رہا ہے۔اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتا"۔کچھ دیر کے لئے وہ خاموش ہوا۔

"تم سمجھ رہی ہوں نا میری بات" انکے وہ غصے سے بولا۔

"جی۔میں کوشش کروں گی۔" وہ ہمت کر کے بولی۔

"مجھے کوشش نہیں عمل چاہیے سمجھی۔ بہتر ہے کہ انکی خوشی کا خیال رکھو جو آپکی خوشی کا کرتے ہیں" کہنے کا بعد وہ رکا نہیں۔ باہر نکل گیا۔

■■■■■■■■■■■■■■■

فجر کی نماز کے بعد ایلاف لان میں چلی گئی۔ ہو طرف ہریالی تھی اور ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ کچھ دیر بعد کچن کا رخ کیا۔ دو کپ چائے کے بنا کے ٹرے میں رکھے اور سکندر صاحب کے کمرے کی طرف چل دی۔

دستک کے بعد اندر داخل ہوئی۔ سکندر صاحب بیڈ پہ نیم دراز تھے اور ثمینہ بیگم جائے نماز پہ بیٹھی دعا منھ رہی تھی۔

"اسلام علیکم" ایلاف کی آواز پہ دونوں اسکی طرف متوجہ ہوئے۔ سکندر تو خوشی سے مسکرا دیئے۔

"میری بیٹی آج اتنی جلدی اٹھ گئی۔اور چائے اپنے کیوں بنائی۔" سکندر صاحب نے اسکے ہاتھ میں پکڑی ٹرے دیکھ کے پوچھا جو وہ سائیڈ ٹیبل پہ رکھ چکی تھی۔

میں نے سوچا کیوں نہ میں انکل کو اپنے ہاتھوں کی چائے پلواوں" ایلاف کے جواب پہ دونوں کو خوشگوار حیرت ہوئی۔اور دونوں کی طرف چائے بڑھائی۔

"واہ مزہ آگیا بہت اچھی بنی ہے۔" دونوں نے دل سے تعریف کی۔

"انکل اپنے بابا کے بعد مجھے زندگی دی۔میں آپکا شکریہ کیسے ادا کروں۔میں نے پھر بھی اپنے رویئے سے آپکو ہرٹ کیا۔مجھے معاف کر دیئے۔" ایلاف نے اپنے گزشتہ رویئے کی معافی مانگی۔

"کوئی بھی بیٹی اپنے باپ کا شکریہ ادا نہیں کرتی۔ سمجھی تم۔ائندہ ایسی بات مت کرنا۔" سکندر صاحب نے پیار سے کہا۔

"میرے لیئے احدیہ اور تم برابر ہو بھلے میں نے تمہیں جنم نہیں دیا۔" ثمینہ نے اسے گلے سے لگایا۔

※※※••••••••※※※※※※※※••••••••••
•••※※※※

ناشتے کے ٹیبل پہ سب آ چکے تھے۔ سوائے ازمیر شاہ اور ایلاف کے۔ دونوں ایک ساتھ کمروں سے نکلے۔ ایلاف کو اس ٹائم آتا دیکھ کے وہ چونکا۔ مطلب تبدیلی۔

"مجھے پتہ تھا کہ بات تو میری آپ مانوں گی۔ مگر اتنی جلدی خاصی فرمانبردار ہیں۔ گڈ" معظم نے پاس سے گزرتے سرگوشی کی۔

"سڑو۔ ہر ٹیم لیکچر دیتا رہتا ہے" ایلاف نے جل کے سوچا اور اسکے پیچھے چل دی۔

ناشتے کے ٹیبل پہ سب آ چکے تھے۔ سوائے ازمیر شاہ اور ایلاف کے۔ دونوں ایک ساتھ کمروں سے نکلے۔ ایلاف کو اس ٹائم آتا دیکھ کے وہ چونکا۔ مطلب تبدیلی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے پتہ تھا کہ بات تو میری آپ مانوں گی۔ مگر اتنی جلدی خاصی فرمانبردار ہیں ۔گڈ "معظم نے پاس سے گزرتے سرگوشی کی۔

"سڑو۔ ہر ٹیم لیکچر دیتا رہتا ہے "ایلاف نے جل کے سوچا اور اسکے پیچھے چل دی۔

••••※※※※※•••••※※※※※※※•••••••

※※※※※•••

پھر ایلاف کے لاکھ منع کرنے پہ بھی اسکا ایڈ مشن ایم۔بی۔اے میں کروانے کی ذمہ داری ازمیر کو سونپ دی گئی۔اسنے لاکھ احتجاج کیا کہ وہ نہیں جائے گی۔ مگر کوئی بھی نہ مانا۔

"ماما کہاں ہیں سب لوگ "ازمیر لاوئج میں کسی کو نہ پا کے اونچی آواز میں بولا۔

"آ گئے تم۔ صبح سے گئے ہو اور اب ٹائم ملا آنے کا۔ جب سے تم نے آفس جوائن کیا نہ کھانے کا ہوش نہ پینے کا۔" ثمینہ سخت پریشان تھی۔ بزنس میں اسنے جلد بہت نام کما لیا تھا آج انکی کمپنی کا شمار ملک کی بہترین کمپنیوں میں ہوتا تھا۔

"میری پیاری ماما کیوں پریشان ہوتی ہیں آپ۔ بس کام تھے کچھ وہ ہی نمٹا رہا تھا۔ اچھا وہ ایلاف کا ایڈمیشن ہو گیا ہے۔ اسے بتا دی جائیگا کلاسز بھی چند دن میں ہو جائے گی سٹارٹ"۔ اسنے مطلع کیا۔

"ایک وہ گدھا ولید مل گیا تھا۔ اسکی وجہ سے دیر ہو گئی۔" اسنے اپنے خالہ زاد کے بارے میں بتایا جو کمپنی کے کام سے شہر سے باہر تھا۔

"اچھا گڈ۔ تم نے ایلاف کے متعلق بتایا کچھ۔ انکو بتا دینا بہتر ہے نہ کہ وہ خود ایلاف کو دیکھ کے کچھ بولے جو ایلاف کو اچھا نہ لگے۔" وہ بولیں۔

"ہم۔۔آپ خالہ کی طرف ہو آیئے ویسے بھی وہ لوگ آنا چاہ رہے ایک دو دن میں۔"از میر ایلاف کو لے کر اپنے گھر والوں کے کنسرن کو دیکھ کے رہ گیا

#میری_زیست_کا_حاصل_ہو_تم

#تحریر_عنایا_احمد

#قسط_3

www.novelsclubb.com

رات میں جب سب ٹی وی لاونج میں بیٹھے تھے تو ایلاف کو اسکے ایڈمیشن کا بتایا۔تو وہ اپنا سا منہ لے کے رہ گئی۔اسنے پھر احتجاج کرنا چاہا۔تو مگر وہاں کسی نے اسکی نہ مانی۔

اس دوران صرف ایک شخص خاموش تھا جسکو اس معاملے سے کوئی کنسرن نہ تھا اور اپنے موبائل میں گم تھا۔ ایلاف کے دماغ میں ایک تجویز آئی۔

رات کو جب سب اپنے کمروں میں چلے گئے تو وہ باہر نکل آئی۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کرے۔ پھر اپنا آپ مضبوط کر کے اسنے ازمیر شاہ کے دروازے پہ دستک دی۔

"یس" اندر سے آواز آئی۔ دل میں آیا واپس پلٹ جائے مگر بات کرنے سے شاید کوئی حل نکل آئے یہ سوچ کے وہ اندر داخل ہوئی۔ وہ اپنے لیپ ٹاپ پہ مصروف تھا۔

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔" وہ اپنی انگلیوں کو مسلتی ہوئی بولی۔ آواز پہ سر اٹھا کے دیکھا۔ لیپ ٹاپ سائیڈ پہ رکھ کے اسکے مقابل ریلکس سے انداز سے ٹراوزر کی پاکٹس میں ہاتھ ڈال کے کھڑا ہو گیا۔

"جی بولیں۔ میں ہمہ تن گوش ہوں۔" وہ جو پہلے ہی کنفیوژ تھی اب اور بھی برا حال تھا اسکا۔

"وہ۔۔اک ایکچولی میں۔ میرا مطلب ہے میں" ایلاف کی ہمت جواب دے رہی تھی۔

"جی بلکل آپ ہی اپنی نوعیت کا واحد پیس ہیں مجھے پتہ ہے آپ اب آگے بولیں۔۔" ازمیر نے اسکی حالت کو دیکھ کے بولا۔ ایلاف اس قابل پرسن کے سامنے اپنے شرمندہ ہونے پہ یہاں آنے پہ پچھتائی۔

"بات یہ ہے کہ میں یونیورسٹی نہیں جانا چاہتی آپ انکل سے بات کریں۔ انکو کنوینس کریں پلیز۔" اب وہ اور شرمندہ نہیں ہونا چاہتی تھی تو سانس لئے بغیر بات ختم کی۔ ازمیر کو رہ رہ کے اسکی حرکتوں پہ ہنسی آرہی تھی۔ کیا واقعی وہ اس سے ڈرتی ہے جو بات کہنی ہوتی ہے اسکو چکنا چور کر دیتی ہے۔

"اور میں ہی کیوں اپ کو لگا کہ بابا کو کنوینس کر سکتا ہوں۔"ازمیر نے بھی ساری انوسٹگیشن آج ہی کرنی تھی۔ایلاف کو اب غصہ آرہا تو خاموش ہی رہی۔

"چند دنوں میں کلاسز سٹارٹ ہو جانی ہیں تو الٹی سیدھی ترکیبوں پہ دماغ لگانے کی بجائے آپ اپنی تیاری میں ٹائم لگائیں۔دماغ کو اگلے لائحہ عمل پہ لگائیں۔"ازمیر بولا۔اپنی بات اسکے اسطرح ہوا میں اڑانے پہ ایلاف کو خوب طیش آیا۔

"مجھے یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا آپ تو چاہتے ہی ہیں کہ میں نہ ہی رہوں گھر میں۔تاکہ آپکو میری شکل نہ دیکھنی پڑے۔"وہ جھنجلا کے بولی۔

"اف یہ نادر خیالات آپکے۔آپکو ہر کسی کی سوچ تک رسائی ہوتی ہے۔"ازمیر خود پہ نئے لگنے والے الزام پہ ششدر کھڑا تھا۔اسنے سر اٹھا کے اپنے سامنے کھڑے شاہانہ شخص کو دیکھا جو گرے ٹروازر اور وائٹ ٹی شرٹ زیب تن کئے ہوئے تھا۔

"ہاں تو۔مجھے جو لگا میں بتا دیا۔" وہ بات کہہ کے باہر جانے لگی۔

"آپکو لگتا میں ہر وقت آپکو ہی سوچتا رہتا۔اسلئے آپکے خلاف سازشیں کرتا ہوں۔کیا اپ اتنی انٹرسٹنگ ہیں کا آپکو ہی سوچا جائے۔" ازمیر اسکے معصومانہ الزام پہ بے حد محفوظ ہوا۔آنکھوں میں مسکراہٹ لئے پوچھا۔

"نہیں۔میرا وہ مطلب نہیں۔" وہ باہر جانے کو بے تاب تھی "نجانے کیوں میں نے بھڑوں کے چھتے کو چھیڑ لیا۔" وہ منہ میں بڑبڑائی۔باہر نکل آئی۔

"ارے مطلب تو بتاتی جائیں۔" پیچھے سے آواز آئی۔

"آف اللہ اس انسان کے سامنے میری زبان کیوں بند ہو جاتی ہے۔کچھ نہ کچھ الٹا کر دیتی ہو میں۔" اسنے کوفت سے سوچا۔

■■■■■■■■■■■■■■■

www.novelsclubb.com

ایک عجیب سی انسیت ہوتی جا رہی تھی اس سے۔اسکا ڈر ہی تو ختم کرنا چاہ رہا تھا اور اسنے ہی بابا کو اسکے ایڈمیشن کا بولا تھا۔تاکہ باہر نکلے دماغ کو کرب ناک سوچیں سے پاک کر کے مصروف ہو جائے۔لوگوں سے خوفزدہ نہ رہے۔اور وہ اسکے پاس ہی چلی آئی تھی کے یہ سب ختم کروادے۔اوپر سے اسکے الزامات۔۔ کتنی معصوم ،صاف دل اور اچھی ہے وہ آج کے دور میں بھی۔نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اسکے بارے میں سوچے جا رہا تھا۔

"پاگل" وہ ہنسا اور سر جھٹک کے پھر کام میں مصروف ہو گیا۔

■■■■■■■■■■■■■■■

ایلاف کو یونی جاتے دو ہفتے ہو گئے تھے اب وہ بھی مطمئن تھی اسکو زیادہ مشکل نہ ہوئی تھی کیونکہ احدیہ جو تھی اسکے ساتھ۔کچھ پھر اچھی فرینڈز مل گئی تھیں۔اکثر یونی کے بعد وہ ولید کے ساتھ اوٹنگ کا

www.novelsclubb.com

پلان کر لیتی تھیں۔ ولید سے اب وہ اچھی خاصی فرینک ہو گئی تھی۔ ولید اور احدیہ کے رشتے کی بات دونوں فیملیوں کے بڑوں نے فکس کر دی تھی مگر باقاعدہ رسم نہیں ہوئی تھی ابھی۔

"ایلاف تمہارے آنے سے میرے بھی سن گئی ہے ورنہ یہ محترمہ تو اپنی صورت مجھے دیکھنا پسند نہ کرتی تھی۔" ولید ایلاف کو اکثر کہتا تھا۔

آج ولید کو انوائیٹ کیا تھا لنچ پہ ایلاف نے تو گھر میں ہلچل مچائی ہوئی تھی۔ احدیہ نے سب کو آگے لگایا ہوا تھا۔ صرف ایک فرد نظر نہ آیا۔ اسے شاید وہ اسے دیکھنا چاہ رہا تھا۔ جب سے ایلاف اسکے روم سے ہو کے آئی تھی اسکی کے بارے میں سوچے جا رہا تھا۔ اسے دیکھ کے دل کرتا کے اسے تنگ کرے۔ اسکی باتوں پہ ہنسی جو آتی تھی۔ کوشش کر کے بھی وہ ایسے خیالات سے پیچھا نہیں چھوڑا پا رہا تھا۔ انہی سوچوں میں گم کھڑا تھا جب پاس سے گزرتی احدیہ نے اسکی آنکھوں کے آگے ہاتھ ہلا کر اسے متوجہ کیا۔

"یہ تیاری کس چیز کی ہو رہی کہی ولید صاحب تو تشریف نہیں لا رہے ہے؟"ازمیر نے کچن سے آتے شور اور ڈرائنگ روم کی صفائی کرواتی ماں کو دیکھ کے پوچھا۔

"سارا دن پہلے آفس میں اسکی شکل دیکھوں اب گھر میں بھی۔ کیا سزا ہے؟"آزمیر شرارت سے بولا۔

"بھائی۔ ماما کو بتاؤں آپ انکے بھانجے کو کیا کہہ رہے ہیں۔"احد یہ بھائی کی شرارت سمجھ کی ہنس کے بولی۔ اور پھر ماما کی آواز پہ وہ ڈرائنگ روم چلی گئ۔

اس وقت ایلاف کچن سے نکلی تھی۔

"پہلے گھر میں اپنا بی ہیو نارمل کرنے والی بات پھر یونی جانے والی بات مانی میری۔ خاصی تابع دار ثابت ہو رہی ہیں اپ۔ آئی لائک اِٹ۔"ازمیر پاس سے گزرتی ایلاف کو دیکھ کے شرارت سے بولا۔

"ولید کو بلانے کی کوئی خاصی وجہ۔"جواب نہ پا کے ازمیر نے اگلا سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"ہر کام کی کوئی خاص وجہ ہونی ضروری نہیں۔کچھ کام دل کے کہنے پہ بھی تو کیئے جاتے ہیں۔اور پھر ولید بھائی تو اس گھر کے داماد بھی ہیں۔اتنی وجہ کافی نہیں۔"اسکا جواب آیا تھا۔پچھلی دفعہ کا غصہ نکالا ایلاف نے بھی۔ازمیر بھی محفوظ ہوا یہ ہی تو چاہتا تھا وہ۔

"واہ۔آپ تو بول بھی لیتی ہیں۔مجھے لگا صرف۔وہ۔مم۔میں۔کرنا آتا ہے۔"ازمیر مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔

"آپ مجھے غصہ مت دلایئے مجھے ابھی بہت کام ہے۔"اسنے پھر کچن کا رخ کرنا چاہا۔

"ارے ارے غصہ مجھ پہ کیوں۔کھانا ولید بھائی کے لیے بنا رہی ہوں۔جس دن میرے لئے کچھ بناؤں گی اس دن غصہ دکھانا خدا کی قسم خوب نخرے اٹھاؤں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

گا۔" آخر میں شرارت سے بولا۔ ایلاف کو اس ڈیشنگ بندے سے ایسی بات کی امید نہ تھی تو مزید باتوں سے بچنے کے لئے کھسک ہی گئی وہاں سے۔

■■■■■■■■■■■■■■■

ایک گھنٹے بعد ولید آ گیا تھا۔ کچھ دیر بعد ازمیر بھی لاؤنج میں داخل ہوا۔

"اچھے میزبان ہو تم۔ مہمان کو بلا کے خود غائب ہو۔" ولید نے اسے دیکھ کے کہا۔

"ایکسیوزمی۔ میرے ابھی اتنے برے دن نہیں آئے کہ تمہیں بلاؤں۔" ازمیر نے جواب دیا۔

"دیکھیں آج یہ میرے مہمان ہیں۔ آپ انہیں کچھ نہیں کہہ سکتے۔" ٹیبل پہ کھانا لگاتی ایلاف نے موڑ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ رئیلی۔ تو آپ ہمیں کب بلا رہی ہیں بطور مہمان۔" ازمیر ایلاف کی طرف گھوما تھا۔ اور آنکھوں میں شرارت لئے پوچھ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کبھی بھی نہیں۔"فوراً سے جواب آیا تھا۔

"ایسا ناں ہو کہ ایک دن تمہیں دل کے ہاتھوں مجبور ہو کے بلانا پڑے۔"ازمیر ایلاف کی آنکھوں میں دیکھ کے بولا۔

"ایسا دن کبھی بھی نہیں آئے گا۔" کہہ کے آگے بڑھ گئی۔

"ولید بھائی آجاہیں کھانا لگ گیا ہے۔"وہ ازمیر کو اگنور کرتی آگے بڑھ گئی۔ازمیر نے تو آج تک اگنورنس نہ جھیلی تھی۔یہ لمحہ اسے بہت بھاری محسوس ہوا تھا۔سب کے ساتھ تو ہنستی پھرتی رہتی تھی۔ازمیر بہت کنڑول کرتا تھا کہ وہ اپنی ایسی سوچوں پہ بند باندھے لیکن وہ مجبور تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اٹھا گاڑی کی چابی اٹھائی اور باہر نکل گیا۔

"بیٹا کھانا تو کھا جاؤ۔یہ لڑکا بھی۔۔۔"وہ ان سنی کرتا باہر نکل گیا۔اسے اس وقت بس اپنی سوچوں سے وحشت ہو رہی تھی۔

■■■■■■■■■■■■■■■

اس وقت وہ پارک کے تاریک گوشے میں بیٹھا تھا اپنی ہی سوچوں میں گم تھا۔ وحشت تھی جو کم ہونے کا نام نہ لے رہی تھی۔

"وہ آخر مجھے کیوں اگنور کرتی ہے۔ کیوں۔" وہ سر میں ہاتھ پھیرتے بڑبڑایا۔ آج سے پہلے کبھی اسکے اندر اتنی ٹوٹ پھوٹ نہ ہوئی تھی جتنی اب اسے سہنی پڑ رہی تھی۔

ناجانے ایسے بیٹھے اسے کتنا وقت گزار گیا تھا۔ سیل کو نکال کے ٹائم دیکھا تو بابا کی ۱۰ مسڈ کالز تھی۔

"شٹ" وہ بابا کی پریشانی کو سمجھ کے خود پہ ہی غصہ ہوا۔ اور گاڑی کی طرف بھاگا۔ بابا کو کال کے کہ بتایا کہ بس گھر ہی آرہا ہوں۔

■■■■■■■■■■■■■■■

"ازمیر کچھ تو خیال کرو۔ آخر کون سا ایسا ضروری کام آگیا تھا جو تم سب چھوڑ چھوڑ کے بھاگے۔ چار گھنٹے ہو گئے ہیں یوں بنا بتائے گئے ہوئے۔" وہ سر جھکائے سن رہا تھا۔

"یہ کوئی طریقہ ہے نہ تم آفس تھے نہ کسی دوست کے پاس سب سے پتہ کر چکا ہوں۔ اوپر سے نہ تم کال اٹھا رہے تھے حالات کا بھی پتہ ہے تمہیں۔ ماں تمہاری تب سے پریشانی گھوم رہی۔" جان اٹکی تھی انکی اپنی بچوں میں۔

"سوری۔ نیکسٹ ٹائم خیال رہے گا۔ سیل بھی سائلنٹ پہ تھا۔" وہ ماں کے ہاتھوں کو پکڑ کے بولا۔

"پریشان کر دیتے ہو تم مجھے۔" وہ ازمیر کو ساتھ لگاتے ہوئے بولیں۔ سکندر صاحب سونے چلے گئے تھے۔ اور احدیہ بھی انکی چائے بنانے کچن میں آگئی۔ ماما بھی اٹھ گئیں نماز کے لیے۔

"کھانا لاؤں آپکے لئے۔" ایلاف جو کب سے کھڑی دیکھ رہی تھی خیال آنے پہ پوچھا۔

"زہر دے دیں۔" ازمیر نے گھور کے کہا اسکی وجہ سے تو یہ سب ہوا تھا۔ دماغ ہی کام کرنا بند ہو گیا تھا۔

"آپ نے دوپہر میں بھی کچھ نہیں کھایا تھا۔" یاد آنے پہ ایک دفعہ پھر بولی۔

"شکریہ آپکا۔ میری فکر کرنے کی آپکو قطعاً ضرورت نہیں۔ آئی سمجھ۔" اسے وارن کرتے اپنے کمرے میں چلا گیا۔

ایلاف کی آنکھوں میں انسوں آ گئے۔

www.novelsclubb.com

بھلا اس سب میں میرا کیا قصور ہے۔ گھر جو انکا جو مرضی سلوک کر سکتے۔" وہ دل گرفتہ ہوئی۔ وہ کمرے میں چلی گئی۔ رونا آ رہا تھا اسے وہ اگر اس سے بہت فرینک نہ تھا تو ایسا روڈ بی ہیو بھی نہ کرتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اب کون جانے۔ قصور تو کسی کا بھی نہ تھا۔

■■■■■■■■■■■■■■■

"کل کیا ڈرامے بازی کی تھی تم نے۔ وجہ جان سکتا ہو۔" ولید نے اندر داخل ہوتے پوچھا۔ جو فائل میں سر دیئے اسے چیک کر رہا تھا۔

"پلیز کل کے بارے میں تم مجھ سے نہ ہی بات کروں تو اچھا ہے۔" وہ جل کے بولا۔

"یار بتا کے تو جانا چاہیے تھا ناحق پریشان کیا سب کو۔ فکر ہو رہی تھی سبکو۔ اتنی محنت سے ایلاف نے سب ارینج کیا تھا بعد میں اس سمیت سب ہی پریشان ہو گئے۔" ولید نے اسے شرم دلانے کی کوشش کی۔

"ہاں تو کس نے کہا تھا ہوں پریشان۔ ایلاف کی فکر کی مجھے ضرورت نہیں ہے ۔" وہ اشتعال سے بولا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بات کیا ہے بتا مجھے کیوں اتنا عجیب بے ہیو کر رہے ہو۔" وہ بہت تحمل مزاج تھا پر آج تو۔۔ولید نے پوچھا۔

"کچھ بھی نہیں۔" اسنے رکھائی سے جواب دیا۔ولید نے اسے کھینچ کے کرسی اٹھایا اور گھسیٹتا اپنے کیبن میں لے گیا۔ بچپن کی دوستی دونوں ایک دوسرے کی رگ رگ سے واقف تھے۔

"بات کیا ہے بک بھی چکو۔ویسے تمہاری جان نہیں چھوٹنی پتہ ہے تمہیں۔" ولید نے وارن کیا۔

"یار وہ مجھے اگنور کرتی ہے تو مجھ سے برداشت نہیں ہو پاتا۔وہ سمجھتی ہے میں اسے گھر سے نکالنا چاہتا ہوں۔میں ہر وقت اسے ہی سوچنے پہ مجبور ہو لاکھ کوشش کی کہ میں ایسا نہ سوچوں۔میرا دماغ خراب ہو گیا ہے۔میں تھک چکا ہوں۔" ازمیر پھٹ چکا تھا۔اور ولید کا منہ کھولا رہ گیا۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو جب بتا نہیں تھا رہا تب پرابلم تھی اب بتا دیا پھر بھی گھور رہا

۔منہ تو بند کر۔" ازمیر نے اسے گھورا۔

"یہ ساری گفتگو کس کے بارے میں ارشاد فرما رہے تھا

یقیناً ایلاف۔" ولید نے شک کو یقعین کی مہر لگانے کے لئے ازمیر سے پوچھا۔ جو

صرف سر ہلا کے دوسری طرف منہ کر گیا۔

"مطلب تمہیں بھی نکیل ڈالنے والی آہی گئی۔" ولید بات کے آخر میں جو ہنسا ازمیر

کی گھوریوں سے بھی منع نہ ہوا۔ اس سے پہلے کہ ازمیر کوئی بھاری چیز اٹھا کے مارتا

اریجنٹ میٹنگ کی کال آگئی۔

www.novelsclubb.com

"پہلی پہلی بار محبت کی ہے

کچھ نہ سمجھ میں آئے میں کیا کروں۔" ولید نے شرارت سے ازمیر کو دیکھ کے گنگنایا

اور باہر بھاگا گیا۔

اور راز میر کھل کے ہنس پڑا۔دل کا بوجھ کم ہوا تھا۔

"تمہارا انتخاب بہت ہی بہترین ہے اب میٹنگ میں آجاؤں۔خواب بعد میں دیکھ لینا۔ورنہ خالو جان کے ہاتھوں خیر مناؤں۔" دھمکی بھی دی گئی تھی میسیج میں۔وہ پڑھ کے مسکرایا۔وہ میٹنگ روم کی طرف آگیا۔

#میری_زیست_کا_حاصل_ہو_تم

#تحریر_عنایا_احمد

www.novelsclubb.com

#قسط_4

آج یونیورسٹی کے بعد احدیہ کو کوئی کام تھا کچھ

ڈاکیومینٹس لینے تھے بابا سے تو وہ واپسی پہ آفس آگئی۔ایلاف کو بھی ساتھ کھینچ کے اندر لے گئی۔ایلاف کا بلکل موڈ نہ تھا کل والے واقعہ کے بعد ازمیر کا سامنا کرنے کا مگر احدیہ کے سامنے ایک نہ چلی۔

"اسلام علیکم۔آپ کدھر لیڈیز۔" پیچھے سے ولید کی آواز آئی۔وہ میٹنگ سے کچھ دیر پہلے ہی آیا تھا۔

"کچھ ڈاکیومینٹس لینے تھے بابا سے"احدیہ بولی۔

"ہم۔وہ ابھی کسی کلائنٹ کے ساتھ بزی ہیں۔میرے ساتھ آؤ تب تک۔"ولید بولا اور اپنے کیبن کی طرف ہو لیا۔ایلاف دل ہی دل میں اس سے سامنا نہ ہونے کی دعا کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آؤ بیٹھو۔"وہ دونوں بیٹھ گئی۔اور ادھر ادھر کی باتیں ہونے لگی۔اس دوران چائے بھی آگئی۔ تھوڑے دیر میں وہ سکندر صاحب کے کمرے میں جانے لگے ولید

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ساتھ ساتھ ایلاف کو آفس دیکھا رہا تھا۔احدیہ آگے بڑھ گئی۔اور ایلاف کی نظر ایک منظر پہ ہی ٹکی رہ گئی۔وہ دشمن جان سامنے بیٹھا ہنس رہا تھا۔ساتھ ایک بے حد ماڈرن لڑکی تھی وہ بھی ہنسی میں شریک تھی۔گلاس وال ہونے کی وجہ سے ایلاف نے صاف منظر دیکھا تھا اور اسکے آنکھوں میں جیسی کسی نے مرچیاں بھر دی ہوں۔

"گھر تو موصوف بہت شریف بنے پھرتے یہاں دانت ہی بند نہیں ہو رہے۔گھر تو آگ برستی منہ سے۔ہونہہ مجھے کیا۔" اسنے جل کے سوچا اور دل کو سمجھایا۔مگر اب کہاں۔۔۔

"ازمیر کی اور میری خالہ زاد علیزے ہے۔" ایلاف کی محویت محسوس کر کے وہ اسکے چہرے سے اسکے اندر کا حال جان گیا کہ معاملہ اگر زیادہ نہیں تو کم ہی سہی خراب یہاں بھی ہے۔شرارتی انداز میں اطلاع دی۔

"جج۔جی۔وہ آج سے پہلے کبھی دیکھا نہیں تو بس اسلیئے۔" اسے اپنی حرکت پہ بے حد غصہ آیا۔جانے ولید کیا سوچے گا۔انکی زندگی ہے وہ جو مرضی کریں۔مجھے گھر میں رکھا میں کیوں یہ سب سوچ رہی۔میں کہاں ان شاہانہ لوگوں کے لائق۔پھر سے محرومی کا احساس ہوا۔

"ابھی اسکی سٹڈیز مکمل ہوئی ہیں تو کام سیکھنے تشریف لا رہی ہیں یہ محترمہ۔" ولید نے اسکے تاثرات سے محفوظ ہوتے اطلاع دی۔

"ازمیر تیری تو خیر نہیں۔سٹوری سٹارٹ ہونے سے پہلے ہی ٹویسٹ۔" ولید منہ میں بڑبڑایا۔

جب ازمیر نے باہر کی طرف دیکھا پہلے تو یقین نہ آیا اور یقین آنے پر روح تک خوشی ہو گئی۔آج ہی تو اسنے محبت نامی جذبے کے سامنے ہاری مانی تھی اور اس نا قابل تسخیر انسان کے فاتح سامنے کھڑی تھی۔

"ایکسیکوزمی۔" کہہ کہ وہ تیز سے باہر آیا۔علیزے کو اسکا یوں اٹھ کے جانا کھولا تھا آخر گیا کہاں سامنے دیکھا جدھر وہ جارہا تھا۔

"یہ کون ہو سکتی ہے۔" ولید کے ساتھ کھڑی لڑکی کو ناگواری سے دیکھا۔

"اسلام علیکم۔اینڈ ویلکم ٹو مائی آفس۔" ازمیر کی آنکھوں میں چمک ہی آگئی تھی ۔ایلاف نے سلام کا جواب دیا سر جھکا ہی تھا۔

"ولید تم نے بتایا مجھے۔" ازمیر کا دل کیا ولید کا گلا دبادے اب تو اسکو سب پتہ تھا۔

"تم بزی تھے۔کیوں ایلاف۔" ولید کو یہ موقع بار بار تو نہیں تھا ملنا وہ اسکی ٹانگ کھینچ رہا تھا۔ازمیر نے گھورا مگر آدھر پرواہ کس کو تھی۔

www.novelsclubb.com

"جی۔بلکل۔" ایلاف کی بھی آواز آئی۔

اتنی دیر میں احدیہ بھی چلی آئی۔ایلاف کا موڈ بری طرح خراب ہو چکا تھا۔لیکن کیوں اسے خود پہ ہی غصہ آرہا تھا۔

"چلیں ایلاف۔" احدیہ نے بولا۔

"ارے ارے آؤ میرے آفس میں کافی پیتے ہیں۔" ازمیر فوراً بولا تھا۔ ولید کی ہنسی نہیں تھی رک رہی۔

"جی نہیں شکریہ۔ آپ اپنے مہمانوں کو ٹائم دیں اب ہم چلتے ہیں۔" ایلاف نے کہا۔

"چلو میں ڈراپ کر دو تم لوگوں کو۔" ازمیر نے اگلی خدمت حاضر کی۔

"نہیں۔ خان بابا باہر ہمارا ویٹ کر رہے آپ کو اور بھی کام ہوں گے۔" ایلاف بھی آج کسی رعایت کے موڈ میں نہ تھی۔ ازمیر خاموش ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو احدیہ۔" عقب سے آواز پہ موڑیں دونوں۔ علیزے کھڑی تھی۔ احدیہ اور اسکے درمیان رسمی جملوں کا تبادلہ ہوا اس دوران علیزے کی نظریں ایلاف پہ ہی تھی۔

"ہواز شی۔" بالآخر علیزہ نے پوچھ ہی لیا۔

"یہ ایلاف ہے۔" احدیہ بولی۔

"اچھا اچھا ماما بتا رہی تھیں۔ بیچاری بہت دکھ ہوا آپ کا سن کے۔ کوئی سہارا ابھی نہں س رہا بیچاری۔"

علیزے نے عجیب لہجے میں کہا۔

ایلاف کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے جنکو وہ پینے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ وہ بے دردی سے ہونٹ کاٹ رہی تھی۔ ازمیر کا دل جیسے مٹھی میں ہی آ گیا ہو۔ اس نے بے چینی سے پہلو بدلا۔

www.novelsclubb.com

"اگر کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہوئی یا جاب کی تو مجھے بتا سکتی ہو مجھے تمہاری مدد کر کے خوشی ہو گئی۔ اگر کبھی پیسوں کی۔" اسنے سفاکی کے حد کر دی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"چلو احدیہ۔آؤ ایلاف دیر ہو رہی ہے۔اور ہاں آپکو کسی کی فکر کی ضرورت نہیں۔"ولید اس سے زیادہ برداشت نہ کر سکا۔اور انکو لے کے باہر آگیا۔ایلاف تو ضبط کے کڑے مراحل سے گزر رہی تھی۔احدیہ نے کہا کہ وہ علیزے کی باتوں کو دل پہ نہ لے۔مگر۔۔۔

ازمیر کا بس نہیں چل رہا تھا۔وہ خود پہ کنڑول کرتا آفس میں چلا گیا۔وہ یہاں آفس میں کوئی مسئلہ نہ چاہتا تھا۔

ایس اگنورنس پہ علیزے غصے سے باہر نکل گئی۔۔۔

■■■■■■■■■■■■■■■

آج پھر اسے اپنی محرومیوں کا شدت سے احساس ہو تھا۔بات تو سچ تھی کہ وہ بے سہارا تھی۔لاوارث۔اسے شدت سے رونا آیا۔دل میں کہی امید تھی کہ وہ

ابھی وہ بولے گا کہ نہ ہیں بے سہارا۔لاوارث۔مگر وہ بھی چپ چاپ کھڑا سن رہا تھا ۔لیکن وہ بولتا کیوں آخر اس سے رشتہ۔بات ہے تو سچ۔۔۔

■■■■■■■■■■■■■■■

آج ولید کی فیملی ڈیٹ فکس کرنے آرہی تھی انگیجمنٹ کی۔ایلاف بوکھلائی پھر رہی تھی۔ایک دفعہ وہ خود ثمینہ بیگم کے ساتھ آنکی طرف گئی تھی۔سب بہت اچھے سے ملے تھے ایلاف کے بھی وہ سادہ لوگ بہت اچھے لگے تھے ولید کی طرح۔وہ آج کسی قسم کی گڑبڑ نا چاہ رہے تھی اور صبح سے لگی ہوئی تھی۔

ازمیر بھی آج معمول سے جلد ہی آگیا تھا اور لاونج میں بیٹھا ٹاک شو دیکھ رہا تھا۔

"بس کردو۔ایلاف بیٹا صبح سے لگی ہوئی ہو اب باقی کام پروین دیکھ لے گئی۔تم جا کے فریش ہو جاؤں۔"ثمینہ بیگم نے لاونج میں داخل ہوتے کہا۔

"بس کچھ دیر میں جاتی ہوں۔ تھوڑا سا کام رہ گیا ہے۔" کچن سے ہی بولی۔اور پھر سے کام میں مصروف ہو گئی۔

"میرے مالک نے مجھے میری کسی نیکی کا بدلہ ہی دیا ہے جو اسے مجھ سے ملوادیا۔" وہ پیار بھرے انداز میں ازمیر کے ساتھ کاوچ پہ بیٹھتے ہوئی بولی۔وہ ہنس دیا۔

"ایلاف آجاؤ۔ تھوڑی دیر ریسٹ کر لو تم بھی۔" انہوں نے پھر سے آواز دی۔اب کے ایلاف انکے پاس آکے بیٹھی گئی۔

"آپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں۔میں ٹھیک ہوں۔" وہ بولی۔

"بس میں خود سارا کچھ کرنا چاہ رہی کہ سب کچھ اچھا ہو جائے۔میں سب کچھ مینج کر لوں بس مجھے یہ ٹینشن ہے۔ان لوگوں کو کوئی شکایت نہ ہو۔" ایلاف گویا ہوئی۔ازمیر نے ایک نظر اٹھا کے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"دیکھوں ذرا رنگت کیسی پیلی پڑ رہی ہے تمہاری۔ کیوں تم اپنا آپ تھکا رہی ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا۔" ثمینہ بیگم نے اسکو سمجھایا۔

"جی۔" ایلاف منمنائی۔

"میں تمہارے انکل کا پتہ کر لوں اور تم نے ہلنا نہیں یہاں سے میں پروین کو بولتے وہ تمہیں جوس دے کے جاتی ہے۔ ازمیر دھیان رکھنا تم اسکا۔" وہ کہہ کے آگے بڑھ گئی تھیں۔ وہ بھی ٹی وی سکرین کی طرف دیکھنے لگی۔ تھوڑی دیر میں جوس بھی آچکا تھا۔ مگر وہ مگن تھی۔ سکرین پہ بھاگتے ڈوتے منظر دیکھنے میں ۔دھیان کہی اور ہی تھا۔

"آہم۔ آپکا کیا خیال ہے یہ سٹیپ ملک کی بہتری میں کام آسکتا ہے۔" ازمیر نے ایسے اسکو مگن دیکھ کے پوچھا۔

"جی۔ کیا۔" اسنے ہونق سے لہجے میں پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کچھ نہیں آپ اپنا مراقبہ قائم رکھیں۔آپکا اسطرح دلچسپی سے ان اصاحب کی باتوں کو سننا مجھے لگا کہ آپکو بھی انٹرسٹ ہے۔"وہ زیر لب مسکراتے پوچھ رہا تھا۔

مگر وہ تو انکے چہرے بھی آج پہلی دفعہ دیکھ رہی تھی۔اسکو دلچسپی نہ تھی ان سب میں۔وہ اٹھ کے جانے لگی ہی تھی کہ وہ بول اٹھا۔

"آپ ایسے نہیں جاسکتی۔"ازمیر نے اسکو روکا۔

"جی۔وہ کیوں۔"اس نے حیران ہوتے استفسار کیا۔

"کیونکہ میری والدہ نے ایک کام مجھے سونپا ہے۔"اسنے اسے جوس کی طرف متوجہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں میرا دل نہیں چاہ رہا۔"وہ جانے کو بے قرار تھی۔

"بیٹھے اور ختم کریں۔"ازمیر نے اس دفعہ اسکی کلائی کو تھام کے اسے سامنے بیٹھایا

۔

مجھے نہیں پینا۔" اسنے منہ پھلایا۔

"پئیں گئ خود یا یہ کام بھی میں ہی کروں۔" ازمیر نے دھمکایا۔ ایلاف نے گلاس فوراً پکڑا۔ اس سے پہلے کہ وہ اس پہ عمل ہی نہ کر دے اس سے بعید بھی نہ تھی کوئی۔ اس کے عمل سے ازمیر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ رینگ گئ۔

"دیکھو۔ ہر چیز کو اتنا سوار نہیں کرتے حواسوں پہ۔ جتنا نگیٹو سوچوں گی اتنا ہی تم پیچھے رہ جاؤں گی دنیا کی بھیڑ سے۔ جو ہوا اسکو ماضی کا حصہ ہی رکھو حال پہ سوار مت کرو۔" ازمیر اسکی اندرونی کیفیت کا اندازہ لگا سکتا تھا۔ وہ بول رہا تھا۔ ایلاف کے دل کو تسلی مل رہی تھی اسکے الفاظ سے۔

"جی۔" ایلاف نے سر ہلا کے گلاس ہونٹوں سے لگایا۔

"اس جی کے علاوہ کچھ اور بھی بولنا آتا ہے یہ صرف ابھی یہاں ہی اٹکی ہیں۔" وہ شوخ ہوا۔

"جی۔" ایلاف کو اس سوال کا جواب جی ہی مناسب لگا اور ازمیر کا قہقہہ ابلا۔

"میرا مطلب اب کی دفعہ وہ والا جی نہیں تھا۔" ایلاف نے شرمندہ ہوتے بولی۔

"اچھا۔ تو پہلی دفعہ کیا مطلب تھا۔" وہ مسکراہٹ روکتے چہرے کو سنجیدہ کرتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔ جیسے یہ بہت بڑی انفارمیشن تھی۔

اس انسان کے سامنے وہ ہمیشہ شرمندہ کیوں ہو جاتی گی۔ کچھ نہ کچھ الٹا سیدھا بول کے۔ ساتھ ہی گلاس اٹھا کے کمرے میں احدیہ کو دیکھنے آ گئ۔

#میری_زیست_کا_حاصل_ہو_تم

www.novelsclubb.com

#تحریر_عنایا_احمد

#قسط_5

"ایلاف مجھے آج بہت شرم آرہی ہے۔" احدیہ نے انگلیاں مسلتے ہوئے پوچھا۔ ایلاف کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"یہ تم کہہ رہی ہو۔ اللہ اللہ۔ اس بات پہ سیلفی بنتی ہے۔" ایلاف نے کہتے ساتھ ہی موبائل کے فرنٹ کیم آن کیا۔

"مرو تم۔ جس دن تمہاری ہو گی اس دن میں بھی لوں گی بدلے۔" احدیہ نے اسے گھور کے دیکھا۔

"ہاہا۔ اچھا سوری۔ ادھر آؤ۔ دیکھو احدیہ وہ ہی تم ہو اور وہ ہی ولید پھر شرم کیوں۔" ایلاف رسان سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں بعد میں ولید نے میرا بہت مذاق اڑانا ہے کہ میں کیسے شرما رہی تھی۔" احدیہ رونے کو تھی۔ وہ ایسی ہی تھی۔

"ارے ارے میں ولید بھائی کی کلاس لوں گی اگر انہوں نے میری پیاری بہنا کو تنگ کیا تو۔" ایلاف نے اسے پیار سے ساتھ لگایا۔

▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪▪

سب لوگ آچکے تھے جیسے جیسے ایلاف نے ہدایات دی تھیں ملازموں نے سرو کرنا سٹارٹ کر دیا تھا۔ بڑے اب کوئی ڈیٹ فکس کرنے میں مصروف تھے۔ اور ایلاف کو احدیہ نے ایک منٹ کے لئے اپنے پاس سے جانے نہ دیا تھا۔

ہر چیز اسے دیکھا دیکھا کے کر رہی تھی اور بار بار اسکی رائے لے رہی تھی۔

"احدیہ پچھلے آدھے گھنٹے میں کوئی سو بار تم مجھ سے پوچھ چکی ہو۔ ہاں بابا تم بہت پیاری لگ رہی ہو۔" ایلاف نے بلکل سچ کہا تھا۔

"اب جلدی کروں تمہارے سسرال والے آچکے ہیں۔" ایلاف نے شوخ لہجے میں کہا۔

■■■■■■■■■■■■■■

"سب کچھ بہت اچھا بنا ہے۔ آپکو اتنا تکلف کرنے کی ضرورت کیا تھی آپا۔ ہم گھر کے ہی تو لوگ ہیں۔" تہمینہ بولیں۔ ثمینہ بیگم کی بہن۔

"ارے تکلف کیسا۔ اور یہ سب تو میری بیٹی ایلاف نے بنایا ہے۔ خود اتنے پیار سے۔" ثمینہ کی لہجے میں پیار ہی پیار تھا۔ سکندر صاحب بھی ایلاف کے ذکر پہ کھل اٹھے تھے۔

"ماشاءاللہ۔ بہت ذائقہ ہے اسکے ہاتھ میں تو۔ ہے کدھر وہ۔" تہمینہ نے پوچھا۔

"ادھر ہی تھی۔ بس احدیہ نے اسکو اپنے ساتھ باندھ رکھا ہے۔" ثمینہ بیگم ہنس کے بولیں۔

www.novelsclubb.com

"ہمم۔ ہمم۔ جی بلکل بہت صلاحیتیں ہیں ایلاف میں۔ کیوں ازمیر۔" ولید کو بھی شرارت سوجھی۔

"چپ کر کے بیٹھے رہو تم آج تو۔" ازمیر نے اسے گھورا۔

"میں تو صرف ایلاف کے اوصاف کی بات کر رہا تھا۔" ولید بولا۔

"مجھے سب پتہ ہے تم زحمت نہ کرو۔" ازمیر اس کے انداز میں بولا۔

"دیکھو ازمیر دونوں کدھر رہ گئی ہیں۔" ثمینہ بیگم بولیں۔

"جی۔ میں دیکھتا ہوں۔" وہ کہتے ہوئے اٹھا۔

"تمیز کا مظاہرہ کرنا زیادہ پھیلنا مت۔" ولید کی زبان پہ پھر کھجلی ہوئی۔ ازمیر اسے گھورتا آگے بڑھ گیا۔

■■■■■■■■■■■■■■

www.novelsclubb.com

اسنے دستک دے کے دروازہ کھولا۔

"ماما بولا رہی ہیں ایلاف۔"ازمیر نے اطلاع دی۔اسکی نظر اسکے پشت پہ بکھرے بالوں پہ ٹھہر گئی۔سادہ سے سوٹ میں وہ از حد اچھی لگ رہی تھی۔چہرا میک اپ سے صاف تھا۔اسے سادگی بھی بچ رہی تھی۔

"جی بس ابھی آتی ہوں۔"ساتھ ہی اسنے ہاتھ بڑھا کے اپنا سر ڈھانپا۔ازمیر مسکرا دیا۔وہ کبھی ڈوپٹہ کے بغیر

نظر نہ آئی تھی۔

"ایلاف تم چلو میں آتی ہوں۔۔"احدیہ بولی۔جو اپنی تیاری کو آخری ٹچ دے رہی تھی۔ازمیر کو ابھی تک کھڑا دیکھ کے وہ بھی باہر کی طرف لپکی۔

www.novelsclubb.com

وہ بھی اسکے ہم قدم ہوا۔

"میں بس آ ہی رہی تھی۔بس احدیہ کی ہیلپ کر رہی تھی۔"وہ بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مما کو ڈر تھا کہی آپ بے ہوش نہ ہو گئی ہو جتنی آپ نے ٹینشن لی تھی۔" وہ اسکے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"اب ایسی بھی بات نہیں۔" وہ منہ پھلا کے بولی۔

"اچھا۔تو پھر کیسی بات ہے۔" وہ آنکھوں میں دلچسپی سموئے پوچھ رہا تھا۔

"ویسے بہت اچھی لگ رہی ہیں آپ۔" وہ ہنس کے دل کی بات بولا۔

"جی۔کیا۔" اسے اس تعریف پہ جھٹکا۔اور سامنے پڑے بڑے سے گملے سے ٹکڑا گئی۔ازمیر نے اسے بازوں سے پکڑ کے گرنے سے بچایا۔

"آرام سے۔" ازمیر زیرلب مسکراتے ہوئے بولا۔اور ایلاف بازو چھڑا کے لاؤنج میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

"کیا بے ہودگی کر رہے تھے۔" ولید نے کڑے تیوروں سے استفسار کیا۔ازمیر نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"میں تمہاری حرکتیں دیکھ رہا تھا۔" ولید نے گملے والی حرکت پہ پوچھا۔

"ہاں تو وہ گر رہی تھی۔ میں پکڑ کے اخلاقی فرض ادا کیا ہے۔" وہ ڈھٹائی سے بولا۔ ولید بھی ہنس دیا۔

••••******•••••••******•••••••******

"منگنی میں صرف ایک ہفتہ رہ گیا تھا۔اور ابھی اتنی تیاری باقی ہے۔" ثمینہ بیگم پریشانی سے بولی۔

آپ پریشان نہ ہوں سب ہو جائے گا۔" ایلاف نے انکو یقعین دلایا۔

"ایلاف کیسے ہو جائے گی۔ شاپنگ پہ تو تم جاتی نہیں۔

www.novelsclubb.com

مارکیٹ جانا تمیں لوگ کے منہ میں جانے جیسا لگتا۔ میں کیسے کروں گی شاپنگ۔" احدیہ براسا منہ بنا کے بولی۔ اسے اپنی شاپنگ کی ٹینشن تھی۔

"ہاں تو شاپنگ تم کروں باقی کے کام میں دیکھ لوں گی۔" ایلاف ابھی بھی اپنی بات پہ قائم تھی۔

"میں تمہاری ایک نہیں سننی میں ابھی بھائی جو کال کر رہی ہم ابھی جا رہے شاپنگ پہ سن لوں تم۔" وہ اسے وارن کرتے کمرے میں چلی گئی۔ ایلاف نے مایوسی سے ثمینہ بیگم کو دیکھا۔

"چلی جاؤ بیٹا۔ اسنے تمہارے بغیر کبھی بھی نہیں جانا۔" وہ ہنس کے بولیں۔ ایلاف کا بلکل بھی موڈ نہ تھا مگر احدیہ کے سامنے ایک بھی نہ چلنی تھی اسکی۔

※••••••※※※※※※※••••※※※※£••••※※※※•••••

www.novelsclubb.com

"کہاں رہ گئے ہیں بھائی گھنٹے سے ویٹ کر رہیے ہیں۔ اب تو انکا نمبر بھی نہیں لگ رہا۔" احدیہ لان میں چکر لگا رہی تھی۔

"مجھے پہلے ہی پتہ تھا لیٹ ہی آئیں گے۔ پارٹی میں لیڈر کی طرح۔ ہر کوئی بے صبری سے انکا انتظار کرے۔" ایلاف پھولوں کا معائنہ کرتے ہوئے بولی۔

"میں ایسا کرتی ہوں ولید کو ہی بولا لیتی ہوں بھائی کہی بزی ہو گئے ہوں گے۔" کہتے ساتھ ہی وہ ولید کا نمبر ملا رہی تھی۔

آگے دس منٹ میں وہ آچکا تھا۔ قریبی مارکیٹ میں ہی تھا کہی وہ۔۔۔۔

※ ※ ※ ※ ••••• ※ ※ ※ ※ ••••• ※ ※ ※ ※ •••• ※ ※ ※ ※ ••••• ※ ※ ※ ※

رات گئے وہ بیگز لئے لاونج میں داخل ہوئیں تھیں۔ ولید انکو گیٹ پہ ہی چھوڑ گیا تھا۔ گرنے کے انداز سے وہ صوفے پہ بیٹھی تھیں۔

"احد یہ میری تو توبہ ہو گئی۔" ایلاف بولی۔

www.novelsclubb.com

"پروین پانی لاؤں۔اور کھانا کب تک تیار ہو گا۔بچیوں کو بھوک لگی ہو گی۔" ثمینہ بیگم بولیں۔

"میدان جنگ سے نہیں آئیں ہیں آپکی بچیاں۔" ازمیر بھی جلا بھنا بیٹھا تھا۔وہ انکے نکلنے کے بلکل پانچ منٹ بعد ہی گھر تھا۔تب سے غصے میں بیٹھا تھا۔

"انکو فریش ہو لینے دو ازمیر آتے ہی تم نے انکو گھیر لیا ہے۔" ثمینہ بیگم کچن کی طرف چلی گئیں۔

"سوری بھائی۔بس میں جلدی میں ولید کو کال کر دی۔چلیں فریش ہو کے شاپنگ دیکھتے ہیں۔" وہ کہتے ہوئے اپنے کمرے کی اور چل دی۔

"جب میرے ساتھ آپکو جانا پسند ہی نا تھا تو مجھے کہا کرنے کے زحمت کیوں کی تھی۔" اس سے پہلے کہ ایلاف اپنے کمرے میں جاتی تو یوں کا رخ اسکی طرف ہو گیا۔

"ہمیں دیر ہو رہی تھی۔" وہ منمنائی۔

"ہم۔ دیر کا تو بہانہ ہے آپ ویسے ہی اگر میرے ساتھ جانا پسند نہیں کرتی تو مجھے کال کروانے کی آپ پہلے زحمت ہی نا کرتی۔" وہ تو بھرا بیٹھا تھا۔ بات کا اور ہی مطلب سمجھ لیا تھا۔ وہ حیران تھی۔

"مجھے انفارم بھی کیا جا سکتا تھا۔ میں اپنے اتنے اہم کام چھوڑ کے گھر آیا بیٹھا ہوں مگر۔" ازمیر کا غصہ کم نہ ہو رہا تھا۔ اسے پھر لگا تھا کہ اسنے اسے اگنور کیا تھا۔ حالانکہ اسکا کیا قصور تھا۔ وہ پتہ نیں کیوں اتنا ٹچی ہو رہا تھا۔ شاید ایسا ہی ہوتا ہے۔

"تو جب ہم نہیں تھے آپ واپس چلے جاتے اپنے اہم کام تو کر لیتے۔" اب کے وہ بھی بولی۔ بھلا اسکی کیا غلطی۔ وہ اپنے کمرے کی طرف آ گئی۔

"ہونہہ سڑو۔ ہر ٹائم غصہ ناک پہ ہوتا ہے" وہ بڑبڑائی۔

اگلے دن میں بھی اسکا موڈ خراب ہی رہا کچھ ٹائم ہی گھر نظر آتا تھا۔جب ہوتا تو صرف کمرے تک یہ صرف سکندر صاحب سے چند ایک بات کرلیتا۔

ایلاف اسکے رویے کو نوٹ کررہی تھی مگر کہہ کیا سکتی تھی۔وہ ایسا کیوں کررہا تھا ۔اتنا روڈ بے ہیو تو پہلے نہ کرتا تھا۔شاید کوئی بزنس کی ٹینشن ہو۔

مجھے پوچھنا چاہیے۔ہاں جیسے وہ مجھے بتا ہی دیں گے۔ایلاف کا تو بلکل ہی بائیکاٹ تھا آج کل۔

www.novelsclubb.com

ازمیر نے بھی اس دفعہ بات جوانا کا مسئلہ بنالیا تھا مگر کیا کرتا لاکھ دل کو سمجھالیتا کوئی فائدہ نہ تھا۔وہ کوئی اور ہی کہانیاں چاہ رہا تھا۔

"بیٹا چند دن رہ گئے ہیں۔ تیاری سب ہو جانی چاہیے۔ ٹائم سے پہلی ہی۔" سب لاونج میں بیٹھے تھے تب سکندر صاحب بولے۔

"جی بابا سب ہو جائے گا آپ کیوں ٹینشن لیتے ہیں۔" ازمیر بولا۔

"ایلاف بیٹا کارڈ سب بٹ گئے ہیں۔" وہ سب انتظامات کا جائزہ لے رہے تھے۔

"جی۔ کچھ کو آنٹی خود انوئیٹ کر آئیں تھی کچھ کو خان بابا دے آئے تھے انوٹیشن ۔" ایلاف نے بتایا۔

"اور مینو بھی کل تک آپ لوگ کنفرم کر دو۔" وہ بولے۔

www.novelsclubb.com

"کر دیں گے۔ آپ چائے لیں۔ ٹھنڈی ہو رہی ہے۔" ثمینہ بیگم بولی تھیں۔

"بابا بھائی کو میری انگیجمنٹ کی کوئی خوشی ہی نہیں۔ایسے ہی بس غصے میں رہتے ہیں۔" احدیہ کو بھائی کا یہ موڈ بلکل بھی نہ بجا رہا تھا۔کہاں وہ ہر وقت نوک جھونک کرتے رہتا تھا اپنے بہن سے۔

"ہاں یہ تو میں بھی دیکھ رہا ہو۔کیا بات ہے کسی بات جی ٹینشن ہے کیا۔" وہ بیٹے کو دیکھتے ہوئے بولے۔

"نہیں بابا ایسی کوئی بات نہیں۔آپ اس بلی کی باتوں میں مت آئیں۔" وہ بولا تھا۔

"میں ٹھیک کہہ رہی ہوں بابا۔آپ ایلاف سے پوچھ لیں۔" احدیہ نے اسے بھی کھینچ لیا-اصل وجہ بھی وہ ہی تھی۔

"جی۔اور مجھے تو لگتا ہے کہ یہ اس دن شاپنگ والی بات سے ناراض ہیں۔میں ٹھیک کہہ رہی ہوں ناں۔" وہ اب ازمیر سے پوچھ رہی تھی۔سکندر صاحب کو کوئی کال آ گئی تو اٹھ کے چلے گئے۔ثمینہ بیگم بھی ساتھ ہولی.

"ذرا جلدی نہیں خیال آگیا محترمہ کو اس دن والی بات کا۔" ازمیر نے گھور کے پوچھا۔

"بھائی اپنے شاپنگ بھی نہیں کی۔" احدیہ روٹھی انداز میں بولی۔

"بلی میرے پاس ہیں میں وہ ہی یوز کر کوں گا۔ تم ٹینشن نہ لوں" وہ اٹھ کے اسکے پاس آگیا۔ اور اب منا رہا تھا۔ ایلاف اٹھ کے کمرے میں آگئی۔ ازمیر نے اسے مڑ کے دیکھا۔

اگلے دن احدیہ پھر ایلاف کو شاپنگ پہ کھینچ لے گئی۔

www.novelsclubb.com

تھک کے واپس آہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اگر اب تم مجھے ساتھ لے کے گئی تو تم میرے ہاتھوں ضائع ہو جاؤں گی

احدیہ۔" ایلاف نے اسے دھمکی دی۔ جواب بین پہ اوندھی پڑی تھی۔

"اچھا بابا اب نئیں کے کے جاتی۔ ایلاف چھوٹا سا کام کر دوں۔ وہ شاپنگ بیگ بھائی کو دے آؤ۔ میں بہت تھک گئی۔ کل فنکشن بھی ہے۔" احدیہ معصومیت سے بولی۔

"میں۔ میں کیسے جاؤں۔" ایلاف ہڑ بڑائی۔

"یار ٹانگوں سے۔ پلیز۔" احدیہ دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پہ سجا کے بولی۔

"اچھا اب زیادہ ڈرامہ نہ کرو۔ کروں اب تم آرام میں جاتی ہو۔ آنٹی لوگوں کو بھی دیکھ آؤں۔" وہ مسکرا کے بولی۔

www.novelsclubb.com

"ولڈ بیسٹ سسٹر۔ لو یو۔" احدیہ کی آواز باہر تک آئی اور وہ بھی مسکرا دی۔

"پاگل۔"

دستک دے وہ اندر داخل ہوئے وہ بیڈ پہ اوندھے پڑا تھا۔

دستک کی آواز پہ سیدھا ہوا۔ ایلاف کو دیکھ سارا غصہ واپس آگیا تھا۔

"اب کیا افتاد آن پڑی ہے۔" وہ بے زاری سے بولا۔

"نہیں وہ۔ یہ بیگ دینا تھا آپکو۔" اسنے شاپنگ بیگ اسکے پاس رکھا۔

"میں پوچھ سکتا ہوں یہ کیا ہے۔" لہجہ ہنوز وہ ہی تھا۔ ایلاف کو اب احدیہ پہ غصہ آرہا تھا۔

"وہ اس میں آپ کے لئے کچھ شاپنگ ہے وہ۔" اس سے پہلے کہ وہ احدیہ کا بتاتی کہ اسنے بھیجا ہے۔ وہ خود بول پڑا۔

www.novelsclubb.com

"اس کرم نوازی کی وجہ جان سکتا ہوں میں۔" اب وہ سینے پہ بازوں باندھے اسکے مقابل کھڑا پوچھ رہا تھا۔

"وہ آپ نے شاپنگ نہیں کی اسلیئے۔" وہ جانے لگی۔

"مجھے ضرورت نہیں۔ لے جائیں سب کچھ۔" ازمیر نے اسکی کلائی پکڑ کے اسے روکا۔

"میں لے تو نہیں جاؤں گے۔ آپ اب انکو پھینکے یا آگ لگائیں۔" وہ بھی اب غصے سے بولی۔

"اور آپ ہمیشہ مجھے ڈانٹے ہیں۔ بلاوجہ غصہ ہوتے ہیں۔" اب وہ منہ پھولا کے بولی۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری حرکتیں ہی ایسی ہیں۔" اسنے بھی جواب دیا۔

"جی بلکل ایک میری ہی حرکتیں آپکو اچھی نہیں لگتیں۔ بلکہ میں ہی نہیں اچھی لگتی آپکو۔" وہ جذبات میں بول گئی۔

"میں یہ تو نہیں کہا کہ تم مجھے اچھی نہیں لگتی۔" اب نے اسکے لہجے میں کچھ اور انداز تھا۔

"نہیں میں تو یہ کہنا چاہ رہی تھی آپکے پاس میرے لئے صرف ڈانٹ رہ گئی ہے۔" اب اس سے بھی غلط بول گئی۔ جس کا احساس ازمیر کے معنی خیز جواب سے ہوا۔

"اور بھی بہت کچھ ہے کبھی فرصت میں بتاؤں گا۔" وہ شوخ ہوا۔ ایلاف نے اب یہاں سے کھسکنے میں ہی عافیت سمجھی۔ اور وہ دل کھول کے مسکرا دیا۔۔

#میری_زیست_کا_حاصل_ہو_تم

#تحریر_عنایا_احمد

#قسط_6

باہر لان میں سب ارینجمینٹ ہوئے تھے۔پورا گھر جگمگا رہا تھا۔سب خوش تھے۔عین ٹائم پہ یہ منگنی کی تقریب نکاح کی تقریب کا رخ اختیار کر گئی تھی۔جس پہ احد یہ سمیت ایلاف ہکا بکا رہ گئی۔یہ سب جلد بازی ولید کی طرف سے ہوئے تھی۔ٹھیک ایک دن پہلے وہ اپنی التجا لے کے ازمیر کے دربار پہنچا تھا۔تو بڑوں کو بھی کوئی اعتراض نہ تھا۔ایلاف کو بھی تھوڑا ٹائم پہلے ازمیر نے بتایا تھا۔ایلاف کا تو منہ ہی کھلا رہ گیا تھا۔کچھ وہ ازمیر کو پہلی دفعہ کُرتا پہننے دیکھ کے حیران تھی۔خوب جچ رہا تھا وہ۔

"یار منہ تو بند کرو۔" ازمیر اسکی حالت دیکھ کے بولا۔

"اتنے جلدی یہ سب۔ یہ تو پلان نہیں تھا۔" ایلاف ہونق سی پوچھ رہی تھی۔

"سب کچھ پلان تو نہیں کیا جاتا۔ کچھ چیزیں ایسے ہی اتفاقات سے ہماری زندگی میں آتی ہیں۔" ازمیر بات کو الگ ڈھنگ میں لے گیا تھا۔

"احدیہ کو تو علم بھی نئیں۔" ایلاف کو اب اسکی فکر پڑھ گئی تھی۔

"اچھا سنو۔ تم ذرا محتاط رہنا۔ یہ ناں ہو کوئی اپنے دل کی ہاتھوں مجبور ولید کے ساتھ ساتھ اپنا کام بھی نکلوا لے۔" ازمیر شرارت پہ آمادہ تھا۔

"آپ تو۔" ایلاف بولی۔

www.novelsclubb.com

"جی میں بہت ہینڈسم ہو۔ اور آپ کے لائے ہوئے کپڑوں میں اور بھی اچھا لگ رہا ہو اسلیے آپ کئی باری مجھے دیکھ چکی ہیں۔" ازمیر اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بولا تھا۔اور اس پہ چوٹ کی تھی۔جب وہ اسے کمرے سے نکلنے پہ دیکھ کم گھور زیادہ رہی تھی۔

"نئیں۔وہ تو میں۔ہاں یہ دیکھ رہی تھی کہ آپ نے وہ کپڑے پہن لیے ہیں۔اور آپ ناراض نہیں اب۔" ایلاف نے اپنی صفائی دی۔وہ بھی کھل کے مسکرا دیا۔

"اچھا۔ویسے آپ بھی اچھی لگ رہی ہیں۔" ازمیر نے اسکو دیکھ کے کہا۔

"میں ماما کو دیکھ لوں۔" مزید باتوں سے بچنے کے لیے وہ مہمانوں کو دیکھنے نکل گئی تھی۔

جب احدیہ کو پتہ چلا تو وہ شاکڈ تھی کچھ ٹائم کے لیے پر وہ ولید کے ساتھ پہ خوشی بھی بہت تھی۔نکاح جو یک اٹوٹ بندھن تھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر میں وہ احدیہ سکندر شاہ سے ولید کے نام منسوب کر دی گئی تھی۔اسے خوش دیکھ سب ہی خوش اور مطمئن تھے۔

ایلاف کسی کام سے اندر آئی تو اسے اپنے پیچھے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ جو اس سے ہی مخاطب تھی۔

"ہیلو۔" تھوڑے فاصلہ پہ علیزے کا بھائی علی کھڑا تھا جو بلاشبہ اس سے ہی مخاطب تھا۔

"جی۔" ایلاف اور اسکے علاوہ اس وقت کوئی بھی نہ تھا کیونکہ باہر تقریب عروج پہ تھی۔ وہ اس دیکھ کے گھبرا ہی گئی تھی۔ اسنے گھبرا کے پوچھا۔

"کیسی ہیں آپ ایلاف۔" وہ بے تکلفی سے اس سے مخاطب تھا جیسے ان میں بہت بے تکلفی ہو۔

"جی ٹھیک ہو میں۔" وہ خشک سے لہجہ میں کہتی آگے بڑھ گئی۔ مگر۔۔۔

"ارے رکیں تو۔" اسنے اسے کلائی سے پکڑ کے روکا۔ ایلاف کے تو ہوش اڑ گئے۔

"چھوڑیں یہ کیا بد تمیزی ہے۔" ایلاف رو دینے کو تھی اگر اسی کوئی دیکھ لیتا۔ اسکی تو جان جا رہی تھی۔

"اسے بد تمیزی نہیں کہتے۔ خیر میں تو آپ سے دوستی کرنا چاہتا ہوں۔" وہ کب سے ایلاف کو دیکھ رہا تھا کچھ وہ آج لگ بھی اچھی رہی تھی۔ اور اس کے خیال میں اسکا کون سا کوئی سہارا تھا جو اسکو ڈیفینڈ کرے گا۔

"دیکھیں۔" ایلاف کی آواز دم توڑ گئی تھی جب اسنے ازمیر کی چھینگھڑتی ہوئی آواز سنی۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں" ازمیر نے غصے سے پوچھا۔ ایلاف کی کلائی ابھی بھی علی کے ہاتھ میں تھی جو علی سے دو قدم کے فاصلے پہ تھی۔ ازمیر نے غصے سے سرخ آنکھوں سے ایلاف کو دیکھا۔ ایلاف کے سر پہ جیسے آسمان آن گرا تھا۔ وہ نظریں نہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اٹھا پائی تھی بے شک وہ غلط نہ تھی مگر جیسے علی نے اسکی کلائی پکڑی تھی کوئی بھی غلط سمجھ سکتا تھا۔اسنے تکلیف سے زور سے آنکھیں میچ لیں۔

"کچھ نہیں میں تو ان سے کہہ رہا تھا آج یہ بہت اچھی لگ رہی ہیں۔" علی نے بے ہودگی کی انتہائی کر دی تھی۔اور ایلاف کے تو آنسوں ہی نہ رک رہے تھے۔ازمیر کیا سوچتا ہوگا کہ وہ ایسی لڑکی ہے۔یہ سوچ بہت جان لیوا تھی۔

"جسٹ شٹ اپ علی۔دفعہ ہو جاؤں۔" وہ گرجا تھا۔علی اسکے غصے سے واقف تھا چپ چاپ باہر نکل آیا۔

"اور آپ۔"ازمیر نے اب ایلاف کی طرف دیکھا۔

"میرا یقعین کریں میں تو۔" وہ تھر تھر کانپ رہی تھی۔اس میں اسکا کیا قصور تھا۔

"بس۔گھر مہمانوں سے بھرا ہے ہماری عزت کے لیے یہ ہی بہتر ہے کہ آپ اپنا حلیہ ٹھیک کر کے باہر تشریف لے آئیں۔اگر آپکو خیال ہے۔" وہ ہاتھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اٹھا کے کاٹ دار لہجے میں بولا۔وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔وہ باہر نکل گیا ساتھ ایلاف کا چین سکون بھی لے گیا۔

کوشش کے باوجود وہ باہر نہ جا سکی۔کیسے وہ اس کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھ سکتی تھی۔پروین جب اسے بلانے آئی تو اسنے طبیعت خراب ہے کا بہانہ کر کے معذرت کر دی۔ثمینہ بیگم نے جب سنا تو وہ اسکی کمرے کی طرف جانے کو بے قراری سے مڑیں۔

"ماما آپ کدھر جا رہی ہیں۔مہمان بس نکل رہے ہیں اب۔"ازمیر ماں کے قریب آ کے بولا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا وہ ایلاف کو اچانک پتہ نہیں کیا ہو گیا پروین کہہ رہی اسکی طبیعت خراب ہے۔"وہ فکر مندی سے بولیں۔ازمیر نے لب بھینچے۔

"آپ پریشان نہ ہوں۔بس اسکے سر میں درد ہے میں نے پروین کو بولا ہے کہ اسے چائے اور ٹیبلٹ دے آئے۔آپ مہمانوں کو دیکھیں۔"ازمیر نے ماں کو تسلی دی۔

"ہم۔میں فارغ ہو کے جاتی ہو پھر اسکے پاس۔"وہ بولیں۔

ولید احدیہ کو ڈنر پہ لے جانا چاہ رہا تھا۔یہ کام اپنے بھائی اور بھابھی کے ذریعے کروایا۔وہ دونوں کپل ڈنر کے لیے چلے گئے۔باقی مہمان بھی جا چکے تھے۔ازمیر کا تو دھیان ہی کسی اور بات میں تھا۔ثمینہ بیگم نے کمرے میں جھانکا تو وہ کمبل اوڑھے ہوئے تھی۔اسکے آرام کا خیال کرتے وہ آ گئیں۔

مگر کون جانے اسکو آج سکون نہیں تھا میسر۔

www.novelsclubb.com

۔ساری رات وہ سوچوں میں رہی کبھی رو پڑتی جب تکلیف برداشت سے باہر ہوتی ۔آج اسکے سارے پرانے درد ہرے ہو گئے تھے۔آج بے بسی اور بے سہارا ہونے کا درد اور بڑھ گیا تھا۔

وہ اسے غلط سمجھ رہا تھا۔اسنے تکلیف سے زور سے آنکھیں میچ لیں۔اپنے کردار کی گواہی وہ کیسے دے گی۔

کوئی بھی یقین نہیں کرے گا۔اگر انہوں نے مجھے یہاں سی نکال دیا میں کہاں جاؤں گی۔بے رحم سوچوں سے لڑتے لڑتے جانے کب اس پہ نیند مہربان ہوئی۔

www.novelsclubb.com

صبح جب اسکی آنکھ کھولی تو ثمینہ بیگم اسکے بیڈ پہ بیٹھی تھی سامنے کرسی پہ سکندر صاحب اور احدیہ اسکے ماتھے پہ پٹیاں کر رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیسا ہی میرا بچہ اب۔" ثمینہ بیگم نے اسکی کھولی آنکھیں دیکھ کے پوچھا۔

"مجھے کیا ہوا ہے اور آپ سب لوگ ایسے کیوں بیٹھے ہیں۔" وہ سر میں شدید تکلیف کے باعث پوچھا۔درد سے جسم کا بھی برا حال تھا۔

"رات کو جب احد یہ کمرے میں آئی تھی تو تم بے ہوش پڑی تھی۔وہ تو پریشان ہی ہو گئی تھی۔رات سے پٹیاں کی اور دوا دی تو اب بہتر ہوئی ہو تم۔ ثمینہ بیگم بولیں۔

"کہا تھا بیٹا نہ کرو اتنا کام تھک جاؤں گی۔ سکندر صاحب بولے۔وہ ہنس بھی نہ سکی۔سب تھے وہاں مگر جس کی بے اعتباری نے اسکے اندر تھوڑ پھوڑ کی تھی وہ کہی نہیں تھا۔وہ آنکھیں موند گئی۔

www.novelsclubb.com

دو دن سے وہ کمرے میں بند تھی تینوں پوچھ پوچھ کے تھک گئی تھے اسکی دوبارہ اس خاموشی کی وجہ۔اب تو اسکی طبیعت بھی ٹھیک تھی۔

آج وہ باہر نکل آئی تھی مزید سوالات سے بچنے کے لئے۔سامنا ازمیر سے ہوا تو اسکے قدم ڈگمگا گئے۔

اس دیکھ کے ازمیر بھی رو کا۔۔

"کیسی ہو اب۔"اسنے اسے پیلے زردہ چہرے کو دیکھ کے پوچھا۔

"ٹھیک ہوں۔"وہ ہونٹوں کو کاٹتے ہوئے بولی۔

"وہ اس دن۔"ایلاف نے غلط فہمی دور کرنے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔"وہ بولا اور ادھر آنسوؤں کا ریلا ایلاف کی آنکھوں میں آیا تھا۔ازمیر نے سرد آہ بھری۔اسکا بازو پکڑا اور اپنے کمرے کی

طرف بڑھا۔ کمرے میں آ کے اسے بیڈ پہ بیٹھایا اور خود کرسی کھینچ کے اسکے سامنے بیٹھ گیا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ اس دن کے واقعہ میں تمہیں شریک سمجھتا ہو۔ یا پھر میں نے تمہارے کردار پہ شک کیا۔" وہ اسکی متوجہ تھا۔

ایلاف نے سر ہلایا۔ اور آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا۔ ازمیر کو اپنا آپ ان میں ڈوبتا محسوس ہوا۔

"تم ایسا سوچ بھی کیسی سکتی ہو۔ میں اچھی طرح واقف ہو تمہارے کردار سے۔ تم ایک بلند کردار لڑکی ہو۔ مجھے اس بات پہ یقعین ہے کوئی جو بھی کہیے یا کریے۔" ازمیر نے ایک ایک لفظ دل سے ادا کیا اور اسکے یہ الفاظ سامنے بیٹھے وجود میں روح پھونک رہے تھے۔

"یہ بیمار ہونا سب اس بات کے چکر سے۔" ازمیر بولا۔

"اس رات آپ نے میری بات نہیں سنی تو مجھے لگا آپ نے مجھے غلط سمجھا۔" ایلاف منمنائی۔اب وہ خود کو ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی۔

"اسکا یہ ہر گز مطلب نہیں کہ تمیں میں غلط سمجھا۔گھر میں اس وقت سب مہمان تھے میں نہیں تھا چاہتا کوئی تمہیں اسے دیکھے۔کچھ مجھے اس علی پہ غصہ تھا جو میں نہ تھا نکال سکتا۔" وہ اسے سمجھا رہا تھا۔

"اور تمہیں پتہ تو ہے میرے غصے کا۔" اس ریلکس دیکھ پوچھا۔

"جی مجھ سے بہتر کس کو پتہ۔اور جو آپ اتنے دن غائب رہے جب میں بیمار تھی۔" یاد آنے پہ بازپرس کی۔

"توبہ لڑکی۔ہر چیز پہ تمہاری نظر ہوتی ہے۔میں آفس میں بے حد مصروف تھا۔میری غیر موجودگی سے اگر تم بیمار ہوئی ہو تو میں نیکسٹ ٹائم ایسا نئیں کروں گا۔" اینڈ پہ وہ شوخ ہوا۔

www.novelsclubb.com

یہ دن کسی قیامت سے کم نہ تھا۔سکندر صاحب کی فیملی پہ۔انکو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ازمیر تو شک میں تھا۔ثمینہ بیگم اور احد یہ کا رورو کے برا حال تھا۔

ایلاف تو گم صم بیٹھی تھی۔عجیب ساڈر میں تھا۔

"بابا آپکو کچھ نہیں ہوگا۔"ازمیر انکا ہاتھ تھام کے نم آنکھوں سے بولا تھا۔

"میر بیٹے میرا بوجھ ہلکا کر دو۔میرے بچے۔میں سکون سے تو مر سکوں۔"سکندر صاحب بولے۔

www.novelsclubb.com

"بابا آپ ایسی باتیں مت کریں۔"ازمیر پریشانی سے بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بیٹا مرا بوجھ کم کر دوں۔بیٹا ایلاف کو اپنا نام دے دوں۔اسے اپنا لوں۔" سکندر صاحب ایک ہی تکرار کر رہے تھے۔

ازمیر تو گھوم کے رہ گیا تھا۔

"ایلاف بیٹا اپنے انکل کی بات مان جا بچے۔اپنے انکل کو سرخرو کر دوں۔" ایلاف کو اندر آتے دیکھ وہ بولے۔

"انکل آپکو کچھ نہیں ہو گا۔اپ ٹھیک ہو جائینگے۔" وہ سسک رہی تھی۔

"ایلاف میرے بیٹے سے شادی کر لو۔میں سکون سے مر سکوں گا تمہیں محفوظ ہاتھوں میں سونپ کے۔" سکندر صاحب کو صرف ایک کی فکر تھی۔

www.novelsclubb.com

ایلاف کو لگا جیسے اسکے سر پہ چھت آن گری ہو۔

کچھ دیر بعد وہ ایلاف عماد سے مسز ازمیر شاہ بنا دی گئی تھی۔اسے کوئی ہوش نہ تھی۔

سکندر صاحب آپریشن کے لئے جا چکے تھے۔

....

"نہیں اللہ پلیز انکو مجھ سے مت چھینے پہلے میرے ماما بابا اور اب۔ نہیں آپ تو اپنے بندے کو ماں سے بھی ستر گناہ پیار کرتے ہیں۔ سن لیں میری دعا انکل کو ٹھیک کر دیں۔" وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح بلک رہی تھی۔

آئی۔ای۔یو کا دروازہ کھولا اور ڈاکٹر باہر آیا تھا۔ازمیر اور ولید انکی جانب بڑھے تھے۔

"اب وہ خطرے سے باہر ہیں۔" ڈاکٹر کے الفاظ نے سب میں جیسے روح پھونک دی تھی۔

"چند گھنٹوں تک ابھی انکو ابزرویشنز میں رکھا جائے گا۔ پھر آپ انکو مل سکتے ہیں۔" ڈاکٹر نے بتایا۔

#میری_زیست_کا_حاصل_ہو_تم

#تحریر_عنایا_احمد

#قسط_7

سکندر صاحب یہ فیصلہ کر کے بے حد مطمئن تھے کہ اگر انکو کچھ ہو بھی گیا تو ایلاف یتیم بچی محفوظ ہاتھوں میں ہو گی۔ازمیر پہ انکو مکمل بھروسہ تھا۔ایلاف کے بارے میں جب فیملی میں بتایا گیا بظاہر تو سب نے ترس کا مظاہرہ کیا۔پڑھے لکھے ہونے کے باوجود بھی کچھ ہی دنوں میں انکی فیملی میں چہ مگوئیاں شروع ہو گئی تھیں کہ کب

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تک اسکو اپنے گھر رکھے گے آخر کو جوان لڑکی ہے اور گھر میں جوان لڑکا ہے۔ وہ ان سب سے سخت پریشان تھے۔ آج یہ فیصلہ کر کے انکی روح تک مطمئن تھی۔

اور ازمیر کو تو یقعین نہ تھا آرہا دعائیں یوں بھی قبول

ہو تیں ہیں۔ کچھ بابا ٹھیک ہو کے گھر اگئے تھے۔ وہ خدا کا جتنا شکر کرتا کم تھا اب تو

ولید کے بقول

"جس دن سے نکاح ہوا ہے منہ سے آگ کے گولوں کی بجائے پھول برس رہے ہیں۔" ایلاف غصہ میں اکثر ولید کو بتاتی تھی اکڑو کا برتاؤ گھر میں۔

"ہے اور جس کے لئے گر رہے وہ ایسی غائب ہوئی ہیں سارا دن نظر نہیں آتیں محترمہ۔" ازمیر برا سا منہ بنا کے بولا۔ ولید کا قہقہ بلند ہوا۔

■■■■■■■■■■■■■■■

خان بابا کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی تھی تو وہ

www.novelsclubb.com

چھٹی پہ چلے گئے تھے آج کل کی پِک اینڈ ڈراپ کی زمہ داری ازمیر کے سر تھی۔ایلاف تو یونی جانہ رہی تھی۔احدیہ کو چھٹی نہیں کرنے دے رہی تھی کیونکہ اسکی پریکٹیکلز چل رہے تھے۔

ایلاف پہلے بھی ازمیر سے کم ہی مخاطب ہوتی تھی لیکن آج کل تو نظرانا بھی بند ہو گئی تھی۔ازمیر کا آج کل سارا ٹائم ہی آفس میں گزارتا تھا کام سارا اس پہ ہی آ گیا تھا ۔احدیہ کو گیٹ پہ ہی چھوڑ کے چلا جاتا اور کبھی کبھی یہ کام بھی ولید کرتا۔

"اسلام علیکم بابا۔کیسے ہیں اب۔"وہ سکندر صاحب کے روم میں ہی آ گیا تھا سیدھا۔

"وعلیکم سلام۔میں ٹھیک ہو میری فکر مت کیا کروں۔اب تو ساری ذمہ داری آ گئی تم پہ ہی۔"سکندر صاحب بولے۔

www.novelsclubb.com

"چلیں کام تو اسے ہی سنبھالنا تھا۔تو اب ہی سنبھال لیا۔اب آپ آرام کریں گے کوئی ضرورت نہیں آفس جانے کی۔"پاس بیٹھی ثمینہ بیگم بولیں۔

"نہیں بیگم صاحبہ مجھ سے نہیں ہو گا آرام۔ایسے لیٹے لیٹے میں تھک گیا ہوں۔"وہ پاس بیٹھا پیار سے دونوں ماں باپ کی نوک جھونک سے لطف اٹھا رہا تھا۔

"جی بلکل ماما ٹھیک کہہ رہی ہیں اب اپ آرام کریں گے۔"ازمیر بھی بولا۔

"لو ماں کم تھی جو بیٹا بھی شروع ہو گیا۔"ازمیر اور ثمینہ بیگم مسکرا دئے۔

"اچھا بتائیں میڈیسن لیں اپنے۔"ازمیر نے پوچھا۔

"ہاں لے لیں ہیں۔مجال ہے جو میری بیٹی ذرا بھی ٹائم اوپر نیچے ہونے دے۔سارا دن وہ انکے گرد گھومتی رہتی ہے۔لاکھ کہتی ہوں بیٹی آرام کرلو خود بھی تم۔"ثمینہ بیگم پیار سے بولیں ایلاف کے باری میں اب تو بہو کا عہدہ بھی پا چلیں تھیں محترمہ۔

www.novelsclubb.com

"اب تو نظر ہی نہیں آ رہی محترمہ۔ میرے آنے کا الہام ہو جاتا ہے۔" وہ منہ میں بڑبڑایا۔ سارا دن آفس گزار کے جب گھر آنے پہ بھی نظر نہ آتی تو جھنجلاہٹ اور تھکن اور بڑھ جاتی تھی۔ اسلئے بولا۔

"اور اس چکر میں محترمہ یونی بھی جانا بند کر چکی ہیں۔" یہ ہی ایک آئیڈیا تھا اسکے ساتھ ٹائم گزارنے کا۔

"کافی دنوں سے سوچ رہا تھا آج آخر بول ہی دیا۔

کچھ دیر بعد منکوحہ صاحبہ کی انٹری ہوئی تھی۔ ازمیر کی آنکھوں میں چمک اور لب مسکرا اٹھے تھے اور مقابل کو جھنجلاہٹ ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ادھر آؤ بیٹا میرے پاس۔" ایلاف جو پانی کا جگ رکھ کے پلٹ رہی تھی۔ ثمینہ بیگم باہر جا چکیں تھیں۔

سامنے ہی کرسی پہ ازمیر بیٹھا ہوا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ میں کیا سن رہا ہو کہ تم یونیورسٹی نہ جا رہی۔ مجھے لگا سمسٹر بریک ہے۔" سکندر صاحب نے استفسار کیا۔ اور ازمیر اسے دیکھنے میں مگن تھا جیسے دنیا میں اہم کام یہ ہی ہو۔

"دراصل انکل میں سوچا ابھی کچھ دنوں بعد چلی جاؤں گی۔ بلکہ میں جانا ہی نہیں یونی۔" ایلاف بولی۔

"اوہ۔ کیا کہا محترمہ۔ آپ نے سوچا۔ جس سے سوچتے وہ آپکے پاس ہے یعنی کہ دماغ۔ کل سے یونیورسٹی کے لیے مجھے تیار ملو۔ آئی سمجھ۔" ازمیر کا دماغ گھوما تھا اسکی بات سن کے۔

"مگر۔" ایلاف نے احتجاج کرنا چاہا۔

"اگر مگر کچھ نہیں۔ جو کہا ہے بہتر ہے وہ ہی کرو۔" ازمیر بولا اور باہر نکل گیا۔ اسکے جانے کے بعد ایلاف نے سکندر صاحب کی طرف دیکھا اور کہا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھا آپ نے ایسے ہی کرتے ہیں۔ڈانٹتے ہیں ایسے ہی۔اپنی بات سناتے ہیں بس۔سامنے والے کی کوئی فکر نہیں کہ وہ کیا چاہتا ہے۔سارا غصہ مجھ پہ ہی نکلتا ہے۔" منہ پھلا کے بولی تھی۔سکندر صاحب کو اس ٹائم بہت پیاری لگی تھی وہ مسکرا کے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا۔

"بیٹا اسے فکر ہے تمہاری۔اور اسکا مزاج ہی ایسا ہے۔" سکندر صاحب نے سمجھایا۔

"ہونہہ۔مزاج صرف میرے لئے ہی ہے ایسا مزاج۔باقیوں کے ساتھ تو ہنسی ہی ختم ہوتی۔" اسنے جل کے سوچا۔

"مگر انکل بس کچھ دن جب تک اپ ٹھیک نہیں ہو جاتے پوری طرح سے۔" وہ بضد تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ جو میرا بیٹھا ہے نہ بہت ضدی ہے جو کہتا ہے وہ کرتا ہے۔اور ویسے بھی اب یہ تم دونوں میاں بیوی کے معاملہ ہے میں تو کچھ نہیں بولوں گا۔" وہ بھی بات کے آخر میں شرارت سے بولے۔ایلاف نے زیادہ بحث مناسب نہ سمجھی اور باہر آگئی۔

"میاں بیوی۔میں تو بوجھ ہوانکے سر پہ زبردستی کا جب چاہیے اتار کے پھینک دیں۔" وہ مسلسل منفی سوچوں کے زیر اثر تھی۔

لاونج میں آئی تو از میر ثمینہ بیگم کی گود میں سر رکھے لیٹا تھا۔ایلاف نے غصے سے دیکھا اور کچن میں گھس گئی۔

www.novelsclubb.com

"انکل کو شکایتیں لگا کے دل نہیں بھرا جواب ماما کو لگا رہے۔" غصہ سارا برتنوں پہ اترا۔ شور سن کے اسے سمجھنے میں ایک منٹ لگا تھا۔اور مسکراہٹ اسکے ہونٹوں پہ پھیل گئی۔

"میں ذرا آپکی بہو کے مزاج پوچھ آؤں۔" وہ شرارت سے بولا۔

"شریر کہی کا۔ خبردار جو میری بیٹی کو زیادہ تنگ کیا۔" انہوں نے اسکا کان کھینچا۔

"میں کب کرتا تنگ سارا ٹائم تو اسے آپ لوگوں سے فرصت نہیں ملتی۔ میرے تو سایہ سے بھی بھاگتی ہیں خیر سے۔" وہ شرارت سے بولا اور ثمینہ بیگم روم میں چلی گئیں۔

"یقیناً آپکا دل یہ ظلم میرے سر پہ کرنے کا دل چاہ رہا ہو گا۔ بیچارے برتن۔" ازمیر سینے پہ ہاتھ باندھے کچن کے دروازے پہ کھڑا تھا۔

"جی نہیں۔ مجھے کیا ضرورت ہے۔" ایلاف غصے سے بولی۔

"کچھ چاہیے تھا آپکو۔" ازمیر کے بولنے سے پہلے ایلاف نے تیکھے چتونوں سے بولی۔

"چاہیے تو بہت کچھ تھا مگر اس وقت تم بہت خطرناک موڈ میں ہو۔" ازمیر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

"اس شخص سے بات کرنا ہی فضول ہیں۔" ایلاف منہ میں بڑبڑائی۔

"میری شان میں کچھ کہا۔مجھے سنائی نہیں دیا۔" ازمیر اسے تنگ کرنے پہ تلہ ہوا تھا۔

"راستہ چھوڑیں۔" ایلاف بولی جو پھیل کے کھڑا تھا کہ نہ اندر جانے کا راستہ تھا نہ باہر کا۔

www.novelsclubb.com

"اب تمہارے سب راستے مجھ تک ہی آتے ہیں۔" ازمیر نے اسکی طرف جھک کے کہا۔ ایلاف نے ایک عدد گھوری سے نوازا۔ ازمیر کا قہقہ بلند ہوا اور راستہ چھوڑ کے ایک طرف ہو گیا۔

....

ایلاف کی دوست کی برتھ ڈے پارٹی کی تقریب تھی۔

جو احد یہ لوگوں کے پڑوسی تھے کچھ عرصہ تھا۔ ثمینہ کی انسے ہیلو ہائے بھی تھی۔

سب فرینڈز انویٹڈ تھیں۔ ایلاف کا دل نہیں تھا جانے کا تو اُسنے مناسب الفاظ میں منع کر دیا تھا۔ مگر اگلے ہی دن اسکی دوست اپنی والدہ کے ہمراہ خود دعوت نامہ لے کے پہنچ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

انکے بے حد اصرار پہ ثمینہ بیگم نے بول دیا تھا کہ وہ لازمی اسے بھیج دئیں گی۔ ثمینہ نے اسکا تعارف اپنی بھانجی کے رشتے سے کروایا تھا۔

"آنٹی میں بلکل بھی موڈ نہیں جانے کا اور احدیہ کے بھی فائنلز ہو رہے اسکے بغیر میں کیسے جاؤں گی۔" ایلاف نے ان کے جانے کے بعد ثمینہ کو بولا۔

"میرا بچہ تھوڑے ٹائم کی ہی تو بات ہے۔ لوگوں سے ملتے ملاتے رہنا چاہیے محبت بڑھتی ہے۔ وہ آپکی دوست ہے ایسے اچھا نہیں لگتا"۔ ثمینہ نے اسکو سمجھایا تھا۔

"جی۔ لیکن میں آپکے کہنے پہ جا رہی ہوں میرا موڈ بلکل بھی نہیں ہے" اس نے منہ پھلا کے کہا۔

"ڈیٹس لائک مائے گڈ گرل"

ثمینہ نے اسے ہنس کے گلے لگا لیا۔

www.novelsclubb.com

....

سکندر صاحب سے ایلاف کے جانے کی بات کی تو انہوں نے بھی کہا کہ اچھی بات ہے کہ لوگوں میں گھولے ملے۔

اچانک ایک اریجنٹ میٹنگ آگئی جس کی وجہ سے ازمیر اسلام آباد چلا گیا تھا۔ایک دن بعد منگنی کی تقریب تھی جس میں ایلاف کو شرکت کرنی تھی۔

احدیہ نے اسکے لاکھ منع کرنے پہ بھی زبردستی میک اپ کر دیا جسکو اسنے بعد میں صاف کر کے لائٹ کر لیا۔

لائٹ گرین نیٹ کرتہ سٹائل شرٹ جس پہ پنک اور گولڈن نیک لائن۔آف وائٹ ٹراوزر۔پنک ڈوپٹہ جو کھول کے کندھے پہ رکھا گیا تھا۔نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔

"ماشاءاللہ۔میری بیٹی کتنی پیاری لگ دہی ہے" ثمینہ نے دیکھا کر اسکی پیشانی چومی۔

www.novelsclubb.com

"یہ بھی میں مشکل سے ریڈی کیا ہے محترمہ کو ورنہ منہ اٹھا کے چلی جانا تھا انہوں نے۔" احدیہ بھی بولی۔

"انجوائے کرنا ایلاف۔ ماما میں چلتی ہو مجھے واپسی پہ دیر ہو جائے گی پروجیکٹ بھی آج ہی سبمٹ کروانا۔" احدیہ بیک وقت دونوں سے مخاطب ہوئی۔

"کاش آج میرے بھائی بھی تمہارا یہ روپ دیکھ سکتے۔

وہ تو دل ہی ہار جاتے" ایلاف کے کان میں گھس کے شرارت سے کہہ کے باہر نکل گئی۔

"ٹھہرو تم ذرا بد تمیز"۔ وہ بری طرح بلش ہو گئی۔ مگر وہ باہر جا چکی تھی۔ ازمیر کا ذکر سن کے ایلاف کے دل نے اک بیٹ مس کی۔ اور شکر کیا وہ یہاں نہیں۔

مگر کون جانے اسکا یہ شکر عارضی تھا۔

www.novelsclubb.com

....

رات کو جب وہ تھکا گھر داخل ہوا۔ تو لاونج میں خاموشی تھی۔ جسکو دیکھنے کی خواہش تھی سامنے نہ پہ کہ تھکن اور جھنجلاہٹ اور ہو گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم آگئے بیٹا۔ کیسی رہی میٹنگ"۔ ثمینہ بیگم نے لاؤنج میں داخل ہوئی تو سامنے بیٹے کو دیکھ کے بولیں۔اور سر پہ بوسہ دیا۔

"آپکو دیکھ کے ایک دم فریش۔"ازمیر ماں کو دیکھ کے بولا۔

"یہ باتیں تو اب تم اپنی بیوی سے بولا کروں۔"ثمینہ بیگم نے ازمیر کو چھیڑا۔

"ہائے یہ تو حسرت ہی ہے۔وہ دیکھے تو تب نہ۔"یہ جملہ میں صرف وہ سوچ سکا۔بولا تو صرف اتنا۔

"ہیں کدھر آپکی بہو صاحبہ۔ ہمیں تو وہ بلانا بھی گوارا نہیں کرتی۔"وہ بھی شوخ سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ یاد آیا۔اسکو تو پِک کرنا تھا میں تو بھول ہی گئی۔رکوں میں ڈرائیور کو بول کے آتی ہوں"۔یاد آنے پہ ثمینہ بے ساختہ بولیں۔

"کدھر ہے وہ۔ میں خود چلا جاتا ہوں۔" وہ کہتے ساتھ ہی اٹھا۔ اسے تو بہانہ چاہیے تھا اس سے بات کرنے کا۔

"انوشہ کی آج برتھ ڈے پارٹی ہے۔ انکل ابرار کی بیٹی۔ جو ابھی کینٹ شفٹ ہوئے ہیں۔ ایلاف کی فرینڈ ہے وہ۔ اڈریس تم پوچھ لو۔" ثمینہ بھی بات سمجھ کے مسکرا کے بولیں۔

ماما کیا ضرورت تھی آپکو اسے وہاں بھیجنے کی۔" انوشہ کا نام سنتے ہی ازمیر کی تیوری چڑھی۔ وہ انوشہ کو بلکل پسند نہ کرتا تھا۔ احدیہ کو بھی اس سے دوستی رکھنے پر ازمیر کی سننی پڑی تھی۔ اور اسکے بھائی کی خصلت سے وہ اچھی طرح واقف تھا اسلئے اسے غصہ آیا تھا۔ دونوں کی سکولنگ ایک ساتھ تھی اور ایک کالج۔

"احدیہ سے پوچھیں اپ اڈریس" وہ غصے سے بولا۔

"وہ نہیں گئی اسکے تو ایگزامز ہیں۔" ماں کی بات سن کے وہ اور اشتعال میں آگیا۔

"ماما اپ مجھ سے تو پوچھ لیتی۔آپ نے اسے بھیجا ہی کیوں۔اس میں تو عقل ہے ہی نئ۔مگر اپ تو۔" وہ غصے سے گاڑی کی چابی لے کے باہر نکلا۔

....

"مسٹر اکڑو کالنگ" ایلاف نے ہاتھ میں پکڑے سیل کو غور سے دیکھا کہ شاید اسکو غلط نظر آ رہا ہو۔

"ہیلو۔" ریسو کر کے کان کو لگا یا۔

"میں باہر کھڑا ہوں ایک منٹ میں باہر آجائیے۔" سخت لہجے میں بولا تھا۔

"اپ۔آپ تو اسلام آباد گئے تھے۔" ایلاف نے حیرت سے پوچھا۔

"ساری زندگی وہاں نہیں گزارنی تھی۔آپ باہر تشریف لائیں۔" لہجے میں کوئی رعائت نہ تھی۔ایلاف کا دل ڈھڑکا۔

ایلاف نے ادھر ادھر نظر ڈورا کے انوشہ کو ڈھونڈا۔جو بے حد مصروف تھی اپنے کزن ساتھ۔ایلاف تو ایک کونے میں لگی بیٹھ تھی۔اک طرح تو اسنے شکر ادا کیا تھا کے از میر آ گیا ہے۔اسے انوشہ کے بھائی رضا کے دیکھنے سے الجھن ہو رہی تھی جو مسلسل یہ ہی کام کئے جا رہا تھا۔

ایلاف کو اپنی طرف دیکھتا پا کر انوشہ اسکے پاس آئی۔

"سوری ڈیئر۔تمیں ٹائم ہی نہیں دے پا رہی۔"انوشہ نے معذرت کی تھی۔ساتھ ہی اسکا پھپھورہ بھائی بھی آ گیا تھا۔

"اپ بور ہو رہیں ہو گئیں اپ آہیں میں آپکو مہمانوں سے ملواو"۔موقع ملتے ہی رضا نے بات شروع کی۔

"نہیں شکریہ میں اب چلوں گی۔کافی لیٹ ہو گیا ہے۔"ایلاف نے انوشہ سے کہا۔

"چلیں میں آپکو ڈراپ کر دوں۔" اسنے پھر اپنی خدمات پیش کی۔ ایلاف کا دل کیا اسکا منہ توڑ دے۔

"نئیں اسکی ضرورت نہیں۔ازمیر باہر میرا ویٹ کر رہے ہیں۔" ازمیر کا نام لیتے ہی ایلاف کو تحفظ کا احساس ہوا۔خوبصورت احساس۔جو اسکی روح تک شانت کر گیا۔

"واہ چلو اسی بہانہ ازمیر سے ملاقات ہو جائے۔" ازمیر کا سن کے انوشہ بولی وہ تینوں گیٹ کی جانب بڑھ گئیں۔

گئیں۔

※ ※ ※ ※ ※ ●●●●●●●● ※ ※ ※ ※ ※ ※ ●●●●●●●●●●

※ ●●●●●●●

جب وہ لوگ باہر آئے تو ازمیر گاڑی سے ٹیک لگائے انتظار میں کھڑا تھا۔

ایلاف کو دیکھ کے ازمیر کی آنکھوں میں کئی رنگ

آئیں۔اس روپ میں آج پہلی دفعہ دیکھ رہا تھا۔مگر پیچھے آتے چہروں کو دیکھ کے وہ

رنگ اشتعال میں بدل گئے تھے۔

"ہیلو۔ازمیر بہت بے مروت ہوا گر آہی گئے ہو تو اندر آئے بغیر واپس جارہے ہو

مجھے وِش بھی نہیں کیا۔" وہ ایک ادا سے بولی۔

"معذرت کے ساتھ مجھ اس وقت جلدی ہے۔اینڈ ہیپی برتھ ڈے۔ چلیں

اب۔" انتہائی سنجیدہ انداز میں بولا اور ایلاف کو دیکھا ایلاف کا ننھا دل ڈھرکا تھا۔

"ایلاف اپ سے مل کے بہت اچھا لگا۔پھر ضرور آئیں گا انتظار رہے گا۔" رضا

انتہائی لگاوٹ سے بولا تھا۔ازمیر کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسکا منہ توڑ دے اسنے

سختی سے لب بھینچ کے کنڑول کیا۔

www.novelsclubb.com

"اب ہمیں چلنا چاہیے۔" انتظار کئے بغیر غصہ سے پلٹا اور گاڑی میں بیٹھ کے زور سے دروازہ بند کیا جسکا مطلب تھا اب کوئی بکواس نہیں۔ ایلاف بھی دہل کے رہ گئی تھی۔ وہ بھی جلدی سے بیٹھی۔

اسکے بیٹھتے ہی گاڑی ہوا سے باتیں کرنے لگی۔ ہمت کر کے ایلاف نے اسے مخاطب کیا۔

"آپ۔۔ آپ تو اسلام آباد گئے ہوئے تھے۔" اسنے ڈرتے ہوئے پوچھا جو اس وقت انتہائی غصے میں تھا چہرے سے صاف پتہ لگ رہا تھا۔

"جی بلکل مگر بدقسمتی سے آگیا اور میری وجہ سے آپکی پارٹی سپوئیل ہو گئی۔ معذرت۔" وہ کاٹ دار لہجے میں بولا تھا۔

"نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا۔" ایلاف نے بھی وضاحت دی۔

"جسٹ شٹ اپ ایلاف۔ دس از ٹو مچ۔" وہ دھاڑا تھا۔ ایلاف سہم کے دروازے کے ساتھ جا لگے۔

"کبھی اپنی عقل کا استعمال کیا ہے کہ نہیں تمہیں اتنا بھی پتہ کون سی جگہ پہ جانا ہے اور کہاں نہیں۔" اسکا غصہ کم ہونا کا نام نہیں لے رہا تھا۔ کچھ اس رضا کی باتیں ۔کیسے برداشت کرتا وہ اسکی منکوحہ تھی اب۔

"میں آنٹی کے اجازت سے آئی ہوں اور انکل نے۔" ایلاف ہلکی سی آواز میں بولی۔

"تمہاری شادی مجھ سے ہوئی ہے میری فیملی سے نہیں۔ ایک میری بات کا ہی تمہیں اثر ہوتا نہ ہی کوئی پرواہ ہے۔" اسکی بات پوری ہونے سے پہلے وہ بولا تھا۔

"اگلی دفعہ اگر ایسا کچھ ہوا تو ذمہ دار تم خود ہو گی نتیجہ کی اس دفعہ تو میں کنڑول کر لیا ہے اپنا اپ۔ میں ہر گز برداشت نہیں کر سکتا ایسی جگہیں تمہارے لئے۔ اور سب

سے بڑی بات میں میری علم میں لے بغیر تم ان اجنبیوں کے بیچ تھی دو واز لاسٹ وارننگ۔" اسنے بات پوری کی ایلاف اسکے اس دفعہ کنٹرول کر لیا پہ اٹکی تھی یہ ابھی کنٹرول تھا۔

باقی راستہ خاموشی سے کٹا۔ ایلاف نے بھی اسے دوبارہ مخاطب کرنا مناسب نہ سمجھا۔

#میری_زیست_کا_حاصل_ہو_تم

#تحریر_عنایا_احمد

#قسط_8

www.novelsclubb.com

اگلی دن ایلاف جب بھی نظر آئی تو اسکا منہ پھولا ہوا تھا۔اوّل تو ازمیر کی طرف دیکھ ہی نہیں رہی تھی اور اگر نظر پڑ جاتی تو منہ پھیر لیتی۔ غصہ تو اب ازمیر کا کم ہو گیا تھا ۔کچھ ماما نے بتایا کے وہ انکے اصرار پہ گئی تھی۔کچھ غصہ اسکی غصے سے بھرپور صورت دیکھ کے اتر گیا تھا۔

"منہ کس خوشی میں پھولا ہوا ہے۔"جب وہ کچن میں کسی کام سے گئی تو ازمیر بھی پیچھے ہو لیا۔اب سر پہ کھڑا پوچھ رہا تھا۔

"اپکو اس سے کیا مطلب۔"غصہ ابھی جوں کا توں تھا۔ٹکا سا جواب دے کے پھر کام میں لگ گئی۔

"اب میرے سارے مطلب تم سے ہی تو ہیں۔موڈ ٹھیک کرو۔"ازمیر نے اسکی کلائی پکڑ کے اسکا رخ اپنی طرف کیا۔

"منہ میرا۔ موڈ میرا میں جو مرضی کروں آپکو اس سے کیا۔" ایلاف نے جواب دینے کے ساتھ کلائی چھوڑانے کی کوشش کی مگر گرفت مضبوط تھی۔

"تم میری۔ تو تمہارا منہ بھی میرا اور موڈ بھی۔ اور باقی سارے حق بھی میرے ۔" وہ شرارت سے بھرپور انداز میں باآور کروا رہا تھا۔

"آپ۔۔" وہ غصہ سے بولی۔

"میں بھی تمہارا۔" اسکی بات پوری ہونے سے قبل وہ اسکی طرف جھک کے بولا۔ تو ایلاف نے اسے ایک عدد گھوری سے نوازا۔

"اچھا او۔ کے بابا مانتا ہو کچھ زیادہ ہو گیا۔ بٹ میں تمہیں کسی ایسی جگہ نہیں بھیج سکتا جہاں مجھے لگتا ہو کہ تمہارا جانا مناسب نہیں۔ اور پھر مجھے پتہ بھی نہیں تھا کہ تم جا رہی ہو تو غصہ آ گیا۔" از میر نے اسکا گول گپے کی طرح سوجا منہ دیکھ کے بولا۔

"سوری نہیں بولے گے کبھی بھی سڑو، کھڑوس۔" ایلاف منہ میں بڑبڑائی۔

"آپکو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپکو ہزار کام ہیں جائیں اپ۔ میرا موڈ اتنا بھی ضروری نہیں۔" ایلاف بولی

"ہاں یہ بھی۔ آئی تھنک مجھے چلنا چاہیے۔" وہ شرارت سے بولا ورنہ سب سے اہم کام تو سامنے ہی تھا۔

اسکے جواب پہ ایلاف نے سر اٹھا کر اسے دیکھا واپس مڑی اور غصے سے شیلف پہ کپ رکھنے لگی۔

وہ بلکل پیچھے آ کے کھڑا ہو گئے دونوں کے کندھے مس ہو رہے تھے وہ غصہ سے پیچھے مڑی جو اپنی تھوڑی اسکے کندھے پہ رکھنے لگا تھا اسکے اچانک مڑنے پہ اسکا لب ایلاف کی سر کو مس کر گئے۔

www.novelsclubb.com

"اب کیا۔۔۔" باقی الفاظ اسکے منہ میں ہی رہ گئے اور آنکھیں پوری کھل گئی اور لبوں پہ ہاتھ رکھ لیا شرمندہ ہو کے۔

اسکی حالت دیکھ کے ازمیر کا قہقہ بلند ہوا۔

"کچھ نہیں۔ بائے۔" شرارت سے اسکے کان میں گھس کے بولا اور نکل گیا۔ اور وہ وہی حیران کھڑی رہ گی دھڑکتے دل کے ساتھ۔

•••••※※※※※※••••••※※※※※※•••••※※※※

"ماما میں آجاؤں۔" ایلاف نے اندر جھانک کے پوچھا۔

"ہاں بیٹا۔ تم پوچھ کیوں رہی آؤ ادھر میرے پاس۔" ثمینہ بیگم نے پیار سے اسے بیڈ پہ بیٹھا لیا۔

"کیا کر رہی ہیں۔ ماما حدیہ کے بعد کتنی اکیلی ہو جائے گی آپ۔ مجھے تو بہت یاد آئے گی۔" وہ ثمینہ بیگم کی گود میں سر رکھ کے لیٹ گئ۔

"بات تو سچ ہے۔ لیکن بیٹیوں نے ایک نہ ایک دن اپنے گھروں کو جانا ہی ہوتا ہے۔" وہ بھی نم لہجے میں بولیں تھیں۔

"میں تو بہت اداس ہو جاؤں گی۔" ایلاف کو اپنی دوست کے دور جانے کا دکھ تھا۔

"یہ تو ہے بیٹا۔ لیکن تم ہو نہ اس گھر کی رونق۔ میرے ازمیر کی دلہن۔ اللہ نے تمہاری صورت میں بہو اور بیٹی دے دی ہے مجھے۔" وہ اسکا چہرا ہاتھوں میں بھر کے پیار سے بولیں۔

"ماما ایک بات پوچھوں۔" جو بات ایلاف کو سکون نہ لینے دے رہی تھی آخر ہمت کر ہی لی پوچھنے کی۔

"پوچھو۔" وہ بولیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ماما ہر ایک کا ارمان ہوتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کی شادی اپنی پسند سے کریں۔ ماما پلیز مجھے سچ بتائیں۔ مجھے اچھا لگے گا اگر آپ مجھ سے کچھ شئیر کریں گی۔" وہ ہمت کر کے بولی۔

"دیکھوں بیٹا مجھے تمہارے انکل کے فیصلے سے کوئی اعتراض نہیں۔ بلکہ یہ تو خوش قسمتی ہے ہماری تم جیسی بیٹی۔ اور جہاں تک سوچ کی بات ہے تو میں نے علیزے کو سوچا تھا۔" وہ بتا رہی تھی اپنے شک کے تصدیق پہ ایلاف کے اندر کچھ ٹوٹا تھا۔

"مجھے بھی یہی لگتا ہے ماما میرا اور ازمیر کا کوئی جوڑ نہیں ماما۔ وہ کہاں اور میں کہاں۔" وہ آنسوں کو روکنے کے لیے کچھ دیر خاموش ہوئی۔

"انہوں نے یہ سب کچھ انکل کے دباؤ میں آ کے کر تو لیا ہے مگر ماما ایسے رشتے تو نہیں بنتے۔" وہ شاید اپنی ہمت آزما رہی تھی یا باہر کھڑے ازمیر کا امتحان لے رہی

تھی۔ازمیر جو ماما سے کچھ بات کرنے آیا تھا زوجہ صاحبہ کی آواز سن کے باہر ہی کھڑا رہ گیا تھا۔

اور اب مزید سننے کی ہمت نا ہو رہی تھی۔اسنے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھی۔

"آپ انکی شادی کروا دیئے ماما۔میں کچھ نہیں کہوں گی۔بھلا میں کیا کہہ سکتی ہوں ۔آپ علیزے سے کروا دیئے انکی شادی۔میں انکے قابل نہیں۔"آنسو گال پہ گر رہے تھے۔

"ازحد خوشی ہوئی ہے مجھے آپکے خیالات جان کے۔چلیں اچھا ہوا آپ خود راستے سے ہٹ گئی ہیں۔"ازمیر دروازا کھول کے اندر داخل ہوا اور اب وہ چنگھاڑ رہا تھا۔ایلاف بیڈ سے ایک سکینڈ میں اٹھی۔

" صحیح کہا تم نے تم اس قابل نہیں۔نہیں قابل تم میرے والدین کے خلوص کے ۔میرے بابا کے پیار کے۔انتہائی گھٹیا سوچ ہے تمہاری۔جو لوگ بنا کسی غرض

www.novelsclubb.com

کے اتنا پیار کر رہے ہے تم انکے خلوص کا یہ صلہ دے رہی ہو۔" ازمیر کا بس نہیں تھا چل رہا کہ وہ سب کچھ ختم کر دے۔ وہ تو اسکا ساتھ پا کے خود کو عرش پہ محسوس کر رہا تھا اور وہ اس رشتے کو ختم کرنے کی بات کر رہی تھی۔ یہ وہ کیسے برداشت کرتا۔

"اور رہا دوسری شادی کا سوال تو اسکے لئے مجھے آپکی اجازت کی ہرگز ضرورت نہیں ہے۔" ازمیر سرخ آنکھوں سے اسکو گھور رہا تھا۔ ایلاف تو اب کانپ رہی تھی۔ وہ تو صرف بات کر رہی تھی۔

"چھوڑوں تم تو شروع ہو گئے۔ بچی صرف بات کر رہی تھی۔" ثمینہ بیگم نے ایلاف کو خود سے لگاتے ہوئے ازمیر کو ڈپٹا۔

"ہونہہ بچی آپکی بچی کے ہی ارمان پورے کروں گا اب۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں ماما اسے بہت شوق ہے ناں۔ تمہیں وہ بھی پورا کر دیتا ہوں۔ ماما آپ آج ہی ماموں سے بات کریں۔ اسی ہفتے شادی کروں گا میں علیزے سے۔" ازمیر کی بات نے ایلاف کے ہوش اڑ دیئے تھے۔ وہ جیسے آیا تھا ویسے نکل گیا تھا۔ اور ایلاف کو لگا کے اسکا سانس بند ہو جائے گا۔

....

وہ پھٹی نظروں سے ثمینہ بیگم کو دیکھ رہی تھی۔

"ماما میں تو صرف ایک بات کی تھی۔ مگر وہ دیکھیں کتنا غصہ ہو گئے۔" وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔

"ماما میں۔۔۔ میرا ہرگز وہ مطلب نہ تھا۔ میں کہا تھا نہ کہ وہ مجھے نہیں پسند کرتے۔" اصل دکھ ہی اس بات کا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"نہیں بیٹا۔ تم الٹا مت سوچوں۔ کچھ بھی نہیں ہو گا۔ میں ہوں ناں۔" وہ اسکے آنسو صاف کر رہے تھیں۔

"اور تم تو اپنے شوہر کی دوسری شادی کروا رہی تھی۔ اسکی باتیں سن کے تمہارا یہ حال ہے پاگل۔" وہ اصل بات سمجھ کے ہنس کے بولیں۔

"ماما وہ بہت ناراض ہو گئیں ہیں۔" ایلاف کا دھیان ابھی بھی اسکے غصے میں اٹکا تھا۔

"کچھ نہیں ہوتا۔ تم فکر نہ کرو۔" انہوں نے اسے تسلی دی۔

آج دوسرا دن تھا۔ نہ ڈھنگ سے کھاتا تھا نہ پیتا۔ گھر صرف سونے ہی آتا تھا۔ ایلاف خود اسکے سامنے آنے سے اجتناب کر رہے تھی۔

"کدھر ہوتے ہو آج کل بیٹا۔ میں کل سے تم سے بات کرنا چاہ رہی ہوں۔" ثمینہ بیگم نے اسکے کمرے میں داخل ہو کے پوچھا۔

"بس کچھ بزی تھا۔ کوئی کام تھا مجھے بلا لیتیں۔" ماں کو اندر آتے دیکھ کے پوچھا۔

"ادھر آؤ ذرا میرے پاس۔" انہوں نے بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے ازمیر کو پاس بلایا جو فائلیں کھولے بیٹھا تھا۔

انکے پاس آیا اور انکی گود میں سر رکھ کے لیٹ گیا۔

"کل میرے بیٹے کو اتنا غصہ کیوں آیا تھا۔ اور ابھی تک بھی وہ ہی موڈ ہے۔ کیوں بیٹے۔" وہ اسکے بالوں میں انگلیاں چلا رہی تھیں۔

"ماما بات ہی ایسی تھی۔ آپ خود سوچیں۔ میری بیوی ہے وہ۔ تھوڑا بھی ٹرسٹ نہیں مجھ پہ۔ بلکل بھی عقل نہیں اس میں۔" وہ غصے سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"اور تم مجھے بتاؤ۔ کب کروں تمہارے ماموں سے بات۔" انہوں نے جان بوجھ کے بیٹے کو چھیڑا۔

"ماما۔آپ نے ایسا سوچا بھی کیسے۔آپ ہر گز نہیں بات کریں گی ان سے۔"وہ کرنٹ کھا کے سیدھا ہوا۔

"وہ کیوں۔کل تو بہت غصے میں کہا تھا اسی ہفتے ہی کرو گی شادی مجھے لگا تم اسے پسند۔"وہ بیٹے کے دل کے بات جاننا چاہ رہی تھی۔

"بلکل نہیں ماما۔میں کبھی علیزے کے بارے میں نہیں سوچا۔

اور وہ سب آپکی بہو صاحبہ کی عقل ٹھکانے لانے کے لیے بولا تھا۔مگر اسکو تو کوئی فرق ہی نہیں پڑتا۔"وہ منہ پھلا کے بولا۔

"مجھے تو پہلے ہے شک تھا۔"وہ ہنس کے بولیں۔

"میری زندگی میں وہ پہلی لڑکی ہے ماما۔ایک وہ ہی نہیں سنبھالی جارہی۔دوسری کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔اسکو تو میری نہ کوئی فکر نہ پرواہ۔احمق۔"وہ بڑبڑایا۔

"دیکھو بیٹا جس سے لڑکی کی شادی ہوتی وہ اسے اپنا سب کچھ مانتی ہے۔ہاں جھجک کی اور شرم کی وجہ سے کبھی کچھ کہہ نہیں پاتیں۔نکاح ہے ہی ایک ایسا بندھن ۔ایلاف کی جن حالات میں نکاح ہوا وہ مختلف تھے۔" وہ اسے سمجھا رہی تھیں۔

"کم از کم آپکی بہو تو مجھے اپنا کچھ نہیں مانتی۔باقیوں کا مجھے نہیں پتہ۔" اسنے شکوہ کیا۔

"یہ اب تم جاننے کی کوشش کروں۔اپنے سے اندازے مت لگاؤں۔بیٹا نکاح کے بندھن میں بہت طاقت ہوتی ہے۔اس دن تو وہ ویسے ہی اپنا ڈر ظاہر کر رہی تھی۔جن حالات میں یہ اب کچھ ہوا تو یہ سوالات ذہن میں آنے قدرتی ہیں۔" وہ انکو سمجھا رہی تھی۔اسنے سر ہلایا۔

اگلے دن ازمیر کی پھوپھو پاکستان آگئی تھیں۔وہ لندن سے چار سال بعد آرہی تھی ۔سرپرائز دیا تھا۔ازمیر اپنی پھوپھو کے از حد قریب تھا۔ساتھ انکی بیٹی بھی آئی

تھی۔علیزے کی بھی انکی بیٹی سے اچھی خاصی دوستی تھی۔تو وہ بھی آج ادھر ہی آگئی تھی۔رات زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ ادھر ہی روک گئی تھی۔سب ہی خوش تھے۔ایلاف کا توکل والے واقعہ سے دل ہی بوجھل تھا کچھ ازمیر کا رویہ اوپر سے علیزے بھی ادھر ہی تھی۔

"ادھر آؤ میرے پاس۔یہاں بیٹھو۔"ازمیر کی پھوپھو کو یہ لڑکی بہت پیاری لگی تھی۔اس پیار پہ سکندر صاحب بے حد خوش تھے کہ انکی بہوانکی بہن کو بھی اچھی لگی۔مگر شادی والی بات پتہ نہیں تھی کسی کو۔

"بھائی یہ بچی بہت پیاری ہے۔"انہوں نے اسے پیار سے خود میں بھینچا۔سب لاونج میں ہی تھے۔بچوں کی محفل بڑوں سے الگ تھی وہ اپنی باتوں میں لگے تھے۔قہقے پڑ رہے تھے انکے۔ولید بھی ادھر ہی تھا۔ازمیر تو آج زیادہ ہی خوش تھا۔ایلاف کے دل کو کچھ ہوا۔وہ تو اسکی طرف دیکھ بھی نہیں تھا رہا۔

"جس کو میں پیاری لگنا چاہوں اسنے تو نظر اٹھا کہ بھی نہیں دیکھا۔" ایلاف نے جل کے سوچا۔اسکا دل چاہ رہا تھا کہ اس آگنورنس پہ رو ہی دے۔

"ماما میں چائے کا کہہ آؤں۔" ایلاف بولی۔

"ہاں بیٹا۔بچوں آپ لوگ بھی بتا دوں کیا لوگے۔" ثمینہ بیگم وہی سے اونچی آواز میں بولیں تھیں۔جو اپنی باتوں میں مگن تھے خاص نوٹس نا لیے تھا۔ایلاف اب انکے پاس کھڑی بچوں کے سر پہ (بقول ثمینہ بیگم) انکے آڈر کا انتظار کر رہی تھی۔آج وہ ضرورت سے زیادہ حساس ہو رہی تھی۔وہاں کوئی اسکی طرف متوجہ نہ تھا۔وہ بے وقوفوں کی طرح وہاں کھڑی انکے بولنے کی منتظر تھی۔ازمیر نے سرسری سے نظر اٹھا کے دیکھا تو سامنے وہ بھری آنکھوں سے کھڑی نظر آئی۔آنسوں چھلکنے کو بے قرار تھے۔

"ایلاف آپ جائیں جس نے جو لینا ہو گا وہ خود بنوا لے گا۔اور میرا پتہ ہی ہے آپکو میں اس وقت کیا لیتا ہوں" اسکی حالت کا باخوبی اندازہ ہو رہا تھا ازمیر کو اسلیئے وہ بولا۔علیزے تو ازمیر کی آخری بات سن کی ہی غصے میں آگئی۔اور نفرت سے ایلاف کو دیکھا۔ایلاف وہاں سے نکلتی گئی۔کچن میں آ کے روکے آنسوں پھسلتے گئے گالوں پے۔خود کو سنبھالتے ہوئے اسنے چائے بنانے کے لیے چیزیں نکالنا شروع کر دیں۔

"میں بناتی ہوں آپ جا کے بیٹھ جاؤ۔بیٹا کیوں الگ تکلف کرتی ہوں خود کو دوسروں سے۔" پروین بی اسکو سمجھانا شروع ہو گئی۔وہ ایلاف کی طبیعت سے واقف تھی اس گھر کی پرانی وفادار ملازمہ تھیں۔

www.novelsclubb.com

"نہیں پروین بی میں خود بنالوں گی آپ ازمیر کے لئے کافی بنا دیں۔" ایلاف ہلکے سے بولی۔

"اور ویسے بھی ان لوگوں میں میرا کیا کام۔" وہ اذیت سے بولی۔

"لو بھلا۔ تمہارا کام کیوں نہیں۔ فرد ہو تم اس گھر کی۔" پروین بی کو پتہ تھا۔ اسنے ایلاف کی عقل پہ ماتم کیا۔

"کچھ لوگ سب کچھ ہونے کے باوجود بھی خالی ہو تھ رہ جاتے ہیں جیسے میں۔" وہ خود ترسی کا شکار تھی۔

"پتہ نہیں کیا بولے جا رہی ہوں تم تو۔ ایسی باتیں نہیں منہ سے نکالتے۔" انہوں نے اس ڈپٹا۔

---

www.novelsclubb.com

ایلاف کے جانے بعد سکون تو اسے بھی ایک پل کے لئے نا آیا تھا۔ بار بار آنسووں سے بھری آنکھیں گھوم رہی تھی۔ اسے تکلیف میں بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اور یہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سارا اگنورنس کا وہ جان بوجھ کے کر رہا تھا تا کہ اسکی عقل ٹھکانے آئے۔وہ اٹھا اور قدم خود بخود کچن کی طرف بڑھتے گئے۔

پروین بی کچن میں نہ تھی۔اور وہ چائے کو پھینٹنے میں مشغول تھی۔

"اس سوگ کی وجہ جان سکتا ہوں۔" وہ کھٹور لہجے میں بولا۔ایلاف نے نظر اٹھا کے اسے دیکھا اور پھر کپوں میں چائے ڈالنے لگی۔

"کچھ پوچھ رہا ہوں میں۔" وہ چیخا تھا۔وہ بری طرح ہڑ بڑائی۔وہ اور گرما گرم چائے کپ کی بجائے ہاتھ پہ پڑی۔وہ سسکی کے رہ گئی۔

"تم۔دیکھ کے کوئی کام نہیں کر سکتی۔دھیان کدھر رہتا ہے تمہارا۔" اسکا ہاتھ تھامے اب وہ اسے ڈانٹ رہا تھا جو سرخ ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک تکلیف میں تھی اوپر سے وہ ڈانٹ رہا تھا۔آنسوؤں میں اور شدت آگئی۔ہاتھ پکڑے اسے چیئر کھینچ کے اس پہ بٹھایا۔خود بھی مرہم ڈھونڈنے کے اسکے سامنے چیئر کھینچ کے اسکے ہاتھ پہ لگانے لگا۔

"اگر یہ سب کچھ پچھلے واقعہ کے زیر اثر ہو رہا تھا تو کوئی فائدہ نہیں۔جو میں ایک بار ٹھان لیتا ہوں تو وہ کرتا ہوں۔"وہ ابھی بھی باز نہ آیا۔

"اور ویسے بھی وہ تمہاری ہی سو کالڈ خواہش ہے آفٹر آل۔"وہ ہنکارا بھر کے بولا۔

"میں خود کر سکتی ہوں۔"ایلاف نے اپنا ہاتھ کھینچا۔اس سفاکی کی اسے امید نہ تھی وہ یہاں سے جلد از جلد جانا چاہتی تھی۔مگر دوسری طرف کو اثر نہ ہوا۔

"اچھا۔اور کیا کیا کر سکتی ہیں آپ۔میری شادی تو آپ کروا ہی رہیں ہیں۔"وہ دل جلنے سے باز نہ آیا اور ہنسا۔ایلاف کی حالت بری تھی آنسوؤں روکنے کے چکر میں ۔ایلاف نے پھر ہاتھ کھینچنے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"خود کو جتنا دور کرو گی اتنا ہی پاس آتی جاؤں گی۔" ازمیر نے اسے ایک جھٹکے سے خود کے قریب کیا۔ اور پر شوق نظروں سے اسکے آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔

"بولوں اب۔ جب دور ہوتی ہو تب تو بہت شکوے شکایات ہوتیں ہیں۔ سب بول دو اب جو بھی دل میں ہے۔" ازمیر گھمبیر لہجے میں کہتا اسے کسی اور ہی جہاں میں لے جانا چاہ رہا تھا۔

"آپ نہایت برے ہیں۔ بہت برے ہیں۔" اسکا ضبط بھی ٹوٹا تھا۔ اپنے ہاتھوں پہ رکھے اسکے ہاتھوں پہ سر رکھ کے بری طرح بلک اٹھی۔

"اور اس برے انسان کے پیچھے تم نے اپنی یہ حالت بنالی ہے۔" وہ اسے سر کو تھپکتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

کوئی اعتراف چاہ رہا تھا۔

ایلاف کو احساس ہوا تو اسنے سر اٹھایا۔ اور باہر کو بھاگ گئی۔ ازمیر سر ہلا کے رہ گیا۔

"کچھ ناں کچھ تو کرنا ہی ہو گا۔"

#میری_زیست_کا_حاصل_ہو_تم

#تحریر_عنایا_احمد

#قسط_9_سیکنڈ_لاسٹ

www.novelsclubb.com

اگلی صبح ناشتے کے ٹیبل سب آ گئی تھی۔سب نے شروع کر دیا تھا ایلاف ویسے ہی بیٹھی تھی۔کیونکہ اسکے ہاتھ میں ابھی بھی درد تھا۔کچھ ہاتھ بھی دائیں تھا۔

"ارے بیٹا کرو ناشتے تم بھی۔" اسے یونہی بیٹھا دیکھ کے ازمیر کے پھوپھو بولیں۔

"ہاتھ کیسا ہے اب تمہارا۔" ازمیر نے اسکے ہاتھ کا پوچھا تو ایلاف نے اسے گھوری سے نوازا۔ تو وہ مسکرا دیا۔

"کیا ہوا ہے ایلاف ہاتھ کو۔" ثمینہ بیگم نی پوچھا۔

"وہ رات چائے بنا رہی تھی تو ہاتھ میں گر گئی۔" ایلاف نے بتایا۔

"کس سوچ میں تھی جو ہاتھ ہی جلا لیا۔" علیزے طنزاً بولی۔

"ہاں بلکل۔ دھیان کدھر تھا تمہارا۔" ازمیر کب چپ بیٹھنے والا تھا۔ ایلاف کا دل کیا جس گرم چائے کے وہ سپ لے رہا تھا وہ ہی اس پہ الٹ دے۔ ساتھ ہی ازمیر نے ایلاف کی طرف دیکھتے اپنی ایک آنکھ دبائی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں تو۔ وہ ازمیر میں۔" ایلاف کے منہ سے گھبراہٹ میں الٹ نکل گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا میں۔" وہ مصنوعی حیرت سے بولا ہونٹوں پہ مسکراہٹ تھی۔ باقی سب بھی ہنس دیئے۔ علیزے کا تو برا حال ہو گیا تھا غصے سے۔

"نہیں میرا مطلب تھا۔ میں چائے بنا رہے تھی تو ساتھ میرا دھیان کافی میں بھی تھا۔ ازمیر کے بنا رہی تھی۔" اسنے وضاحت دی اور ازمیر کی طرف دیکھنے سے گریز ہی کیا۔

"چلو اب ٹائم پہ مرہم لگانا۔ جلد آجائے گا آرام۔" ثمینہ بیگم بولیں۔

"جی" وہ ناشتہ کئے بغیر ٹیبل سے اٹھ گئی۔

پیچھے سے ازمیر نے ماں کی طرف دیکھا جن کی آنکھوں میں کوئی پیغام تھا۔ جیسے وہ سمجھ کے مسکرایا اور نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے اٹھ گیا خود بھی۔

علیزے نے یہ سب مشکل سے برداشت کیا۔ وہ ایلاف کو کیسے برداشت کر سکتی تھی۔ اسکی اتنی کیئر۔

"دیکھ لیتی ہوں تمہیں بھی میں۔" وہ تصور میں ایلاف کو لاتے ہوئے بولی۔

کمرے میں آ کے ایلاف نے احدیہ کو کال کی جو یونی چلی گئی تھی۔

"کیا ایمرجنسی آ گئی تھی تمہیں جو آج بھی یونی چلی گئی۔" یونی میں آج کل annual function کی تیاریاں چل رہی تھی۔

"ارے ارے ہوا کیا ہے بتاؤ تو۔" احدیہ نے پوچھا۔

"مجھے لگ گئی ہے سمجھ یہ صرف ولید بھائی کے ساتھ ٹائم گزارنے کے بہانے ہیں۔" ایلاف غصے اسے بولی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا اب بتا بھی چکو۔ تم نے صبح صبح کیا دیکھ لیا جو اتنے غصے میں ہو۔" وہ مسکرا کے بولی۔

"تمہارے بھائی کو۔" وہ جل کے بولی۔

"واہ۔ اتنی دلکش صبح۔۔" احدیہ شریر ہوئی۔

"احدیہ بکومت۔ تمہارا بھائی کم ہے اوپر سے تم بھی شروع ہو جاؤں۔" ایلاف روہانسی ہوئی۔ بھوک سے بھی برا حال تھا۔

"اچھا سوری بتاؤ ہوا کیا ہے۔" اب کے اسنے پوچھا۔

"تم نے کب تک آنا ہے مجھے بہت بھوک لگ رہی۔ پلیز ابھی آجاؤں۔ ورنہ میں بھوک سے ہی مر جانا۔" ایلاف نے منت کی۔

"تو بھوک لگی کے تو کھاؤں۔ میں کون سا تمہیں اپنے ہاتھوں سے کھلانا۔" احدیہ حیرت سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"یہی تو مصیبت میرا ہاتھ جلا ہوا ہے رات کا وہ بھی دائیں۔ بائیں سے میں کھا نہیں پا رہی سارا کچھ میرے پہ ہے گر رہا۔" ایلاف نے مسئلہ بتایا۔

"کیا ہوا ہاتھ کو۔" احدیہ نے پوچھا۔

"تمہارے کھڑوس بھائی کے وجہ سے جلا ہے۔اور میں رات سے بھوکی ہوں۔اور اب بھی کچھ نئیں کھایا بھوک سے میرا برا حال۔میں جب مر جاؤں تب آجانا ۔" ایلاف نے غصے سے کال بند کر دی۔احدیہ بھی ہنس پڑی۔اور کال ملانے لگ گئی۔۔۔

فون کی بیل ہوئی۔تو ازمیر نے ٹرے نیچے رکھ کے کال ریسیو کی احدیہ کا تھا۔

"بھائی آپکا ہاتھ چاہیے تھا۔" اسنے چھوٹتے ہی پوچھا تھا۔

"واٹ۔" ازمیر نے حیرت سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا کہہ رہی ہو۔" وہ بولا۔احدیہ ہنس رہی تھی۔

"جی صحیح سنا۔آپکی بیگم کو ایک ہاتھ کی ضرورت ہے۔کیونکہ انکا بھوک سے براحال ہے۔" ازمیر بات سمجھ ہنس پڑا۔

"تو مدد کے لئے تمہیں بلایا گیا۔" بات سمجھ کے وہ بھی بولا۔

"جی۔اور آپ سے بہتر یہ کام کون کر سکتا ہے۔بقول آنکے ہاتھ آپکی وجہ سے جلا۔" احدیہ نے تفصیل بتائی۔۔وہ کھلکھلا کے ہنس پڑا

"اب جائیں جلد۔ورنہ۔" اسنے دھمکی دی۔اور کال بند کر دی۔

---

www.novelsclubb.com

وہ دستک دے کے اندر داخل ہوا۔ہاتھ میں ٹرے تھی۔ایلاف کو بھوک بہت لگی تھی۔مگر کیسے کھاتی۔احدیہ کا ویٹ کرنا پڑ رہا تھا۔

"واپس آجایئے مراقبے سے۔" اسنے اسے سوچوں میں دیکھ کے کہہ تو وہ فوراً سیدھی ہوئی۔

"آپ۔" ایلاف نے حیرت سے اسے دیکھا جس کے ہاتھ میں پلیٹ تھی جو اسنے سامنے رکھتے ہوئے بیڈ پہ خود بھی بیٹھ گیا اور اس بھی ہاتھ پکڑ کے سامنے بٹھایا۔

"جی ہاں میں جس کی وجہ سے آپکا ہاتھ جلا۔" ازمیر نے اسکے ہی انداز میں اسے جواب دیا۔اور بریڈ کا پیس اسکے منہ میں ڈالنے کے لیے ہاتھ اسکے منہ کے طرف بڑھایا۔

"کھاؤ اب۔" ازمیر نے اسکا منہ بند دیکھ کے ہی کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں خود کھالوں گی۔" ایلاف بولی۔

"ہاں اس لئے احدیہ کو بلا رہی تھی۔" ازمیر نے زبردستی نوالہ اسکے منہ میں ڈالا۔

"ہاں تو آپ کی غلطی کی وجہ سے ہوا۔" ایلاف اسے دیکھ کے بولی۔

"اچھا ایک اور الزام مجھ معصوم لے کھاتے ہیں۔" ازمیر نے اسے باتوں میں لگاتے ہوئے چائے کا کپ بھی اسکی طرف بڑھایا۔

"اتنے آپ معصوم نہ بنے۔" ایلاف بولی۔

"بھئی جب میں ہوں ہی معصوم تو بننے کی کیا ضرورت ہے۔" ازمیر کا بھی جواب حاضر تھا۔

"آپ جو سارا وقت مجھے ڈانٹتے رہتے۔اپنی خونخوار آنکھوں سے گھورتے رہتے ہیں۔وہ سب کیا ہے پھر۔" وہ باتوں میں لگی اب ازمیر کے ہاتھوں آسانی سے کھا رہی تھی۔ازمیر نے اسے جان بوجھ کے باتوں میں الجھایا تھا۔

"واقعی ہی تم بھوک میں بہت خطرناک ہوتی ہوں۔شوہر کو کیسے کیسے القاب دے رہی ہوں۔" وہ خونخوار کہے جانے پہ تاسف سے بولا۔

اب وہ اسے مزید باتوں میں الجھائے ناشتہ ختم کروا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

علیزے نے اسماء بیگم اور انکی بیٹی ردا کو انوئیٹ کیا تھا ڈنر پہ۔ ساتھ ازمیر، احدیہ اور ولید کو بھی تو رسماً ایلاف کو بھی بول دیا۔

ایلاف کا بلکل دل نہ تھا۔ مگر احدیہ کے اصرار پہ اسے جانا پڑا۔ پھوپھو لوگوں کو ڈرائیور پہلے ہی چھوڑ آیا تھا۔ ولید نے احدیہ کو پک کرنا تھا اور ازمیر نے ایلاف کو لے کے جانا تھا مگر اس سب سے ایلاف بے خبر تھی۔ احدیہ نے ایلاف کو ہلکا سا میک اپ کیا کھینچ کے۔

احدیہ باہر نکل گئی۔ کیونکہ ولید کا میسج آ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایلاف بھی احدیہ کو ڈھونڈتے باہر آئی۔ لیکن وہ کہی بھی نہ تھی۔ سیل کے بپ پہ اسنے موبائل چیک کیا احدیہ کا ہی میسج تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ایلاف تم بھائی ساتھ آؤں گی۔have a great journey۔"ساتھ ہارٹ کا موجی تھا۔ایلاف تو غصے میں واپس مڑی اسے نہیں جانا تھا اب کہیں بھی۔

"ارے کدھر۔بیٹھیں۔میں تھوڑا لیٹ ہو گیا۔آہیں آپ۔"وہ اسکے لئے فرنٹ ڈور کھولے کھڑا تھا۔جو ہلکے سے میک اپ میں نفیس سا لباس زیب تن کیے ہوئے تھی۔اسکی دل کی دنیا کو اتھل پتھل کر رہی تھی۔

"مجھے نہیں جانا۔آپ جائیں۔"وہ کہتے ہی آگے بڑھی۔

"کیوں۔اگر کہی اور چلنا ہے تو وہاں چلتے ہیں۔"اسنے اسے کھینچ کے پاس کیا۔

"مجھے نہیں جانا کہی۔"ایلاف باضد تھی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا۔بس یا اور کچھ۔"ازمیر بولا اور ساتھ ہی اسے پکڑے فرنٹ سیٹ پہ بٹھا دیا۔ایلاف نے لاکھ احتجاج کیا مگر پرواہ کسے تھی۔

"آپ بہت بڑے چیٹر ہیں۔"ایلاف نے اسے غصے سے دیکھا اور بولی۔

"جو بھی ہوں اب تمہارا ہی ہوں۔اب گزارا کرنا پڑے گا۔" ازمیر پہ شوخیاں سوار تھی وہ جو پہلو میں بیٹھی تھی۔

"ویسے بہت اچھی لگ رہی ہو۔مجھے اپنی نظروں پہ کنٹرول مشکل ہو رہا ہے۔" ازمیر نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کے بولا۔ایلاف نے اسکی طرف دیکھا جس کی آنکھیں جذبوں سے بھری ہوئی تھی۔

"آپ بہت فضول بولتے ہیں۔" ایلاف نے منہ دوسری طرف دیکھا۔

"لیکن غلط بلکل بھی نہیں بولتا۔" ازمیر نے دوبدو جواب دیا۔

"کیا خیال ہے کہی اور چلیں۔تم اور میں۔" جو باہر دیکھ رہی تھی اسکی بات پہ ایکدم اسکی طرف مڑی۔اور اور اسکے کاندھے پہ مکے برسا دیئے۔

www.novelsclubb.com

"بس اتنا سا غصہ۔مطلب ہم جا سکتے ہیں۔" اسے تنگ کرنے میں ازمیر کو مزہ آ رہا تھا۔

"ازمیر۔" وہ غصے سے بولی۔

"جی حاضر خدمت ہے میڈم۔" اسنے اپنا سر خم کیا۔

اور ایلاف نے تنگ آ کے پلئیر آن کر لیا۔اور وہاں معاملہ ہی الٹ تھا۔ Justin bieber کی آواز ازمیر کے دل کی عکاسی کر رہی تھی۔

I used to believe

We were burnin' on the edge of somethin' beautiful

www.novelsclubb.com

Somethin' beautiful

Sellin' a dream

Smoke and mirrors

WWW.NOVELSCLUBB.COM

Keep us waitin' on a miracle

On a miracle

Say, go through the darkest of days

Heaven's a heartbreak away

Never let you go, never let me down

Oh, it's been a hell of a ride

Driving the edge of a knife

Never let you go, never let me down

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ازمیر جذبوں سے چُور آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ ایلاف نے ہاتھ بڑھا کے پلئیر بند کرنا چاہا تو ازمیر نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا۔ ایلاف کے لاکھ مزاحمت کے باوجود بھی نہ چھوڑا۔

Don't you give up, nah-nah-nah

I won't give up, nah-nah-nah

Let me love you

Let me love you

Don't you give up, nah-nah-nah

www.novelsclubb.com

I won't give up, nah-nah-nah

Let me love you

Let me love you

Oh baby, baby

Don't fall asleep

At the wheel, we've got a million miles ahead of us

Miles ahead of us

All that we need

Is a rude awakening

www.novelsclubb.com

To know we're good enough

Know we're good enough

Don't you give up, nah-nah-nah

I won't give up, nah-nah-nah

Let me love you

Let me love you

Don't you give up, nah-nah-nah

www.novelsclubb.com

ایلاف گاڑی سے اتری۔ وہ آگے بڑھنے لگی ہی تھی کہ ازمیر نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔

"کیا کر رہے ہیں۔ کوئی دیکھ لے گا۔" ایلاف نے ادھر ادھر دیکھ کے بولا۔

"بیوی ہو تم میری۔دیکھنے دو کسی کو بھی۔میں کون سا ڈرتا ہوں کسی سے۔"ازمیر پہ شوخیاں سوار تھیں۔

"جی بلکل آپ تو ڈراتے ہیں۔"ایلاف جھٹ بولی۔

"میں پیار بھی بہت کرتا ہوں۔"ادھر ایلاف کی گھوری پڑی اور ازمیر کا قہقہہ ابلا۔

"یار ایک تو تم ڈراتی بہت ہو مجھے گھور گھور کے۔"

ازمیر اسکی برف متوجہ تھا۔

"آپ تو جیسے ڈر جاتے ہیں مجھ سے۔"ایلاف برا سا منہ بنا کے بولی۔

www.novelsclubb.com

ازمیر آگے بڑھا تو کچھ یاد آنے پہ ایلاف کے قدم ڈھیلے پڑ گئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا ہوا ایلاف۔" ازمیر نے اسکے رو کے قدم دیکھ کے پوچھا۔

"وہ اندر۔ اگر آج پھر کچھ ہوا۔" ایلاف کو پچھلا واقعہ یاد آنے پہ ڈر لگا۔

"ایلاف تم میری بیوی ہو۔ عزت ہو میری۔ کسی میں اتنی جرات نہیں کہ وہ تمہیں کچھ کہہ سکے۔اور ہاں پچھلے واقعہ پہ بھی اسکی اچھی خاصی درگت بنا چکا ہوں۔ اب اسکی جرات نا ہو گی۔ اور وہ مجھ سے معذرت بھی کر چکا ہے۔" ازمیر نے اسے بتایا

"لیکن اگر تم کمفرٹیبل نہیں ہو تو ہم نہیں جائیں گے۔" ازمیر نے پوچھا۔

"نہیں اب واپس کیوں جانا۔ لیکن آپ وعدہ کریں۔ میری ساتھ ہی رہیں گے۔" وہ ڈرے انداز میں بولی۔ اسنے اسکا ہاتھ دبا کر تحفظ کا احساس دلایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

علیزے ازمیر کے آگے بچھی جا رہی تھی۔ مگر ازمیر کو ایلاف کو دیکھنے سے فرصت نہ تھی۔ سارے ٹائم ایلاف ازمیر کی نظروں کے حصار میں رہی تھی۔ اور جب جب علیزے نے نظروں کا ارتکاز دیکھا تو وہ بری طرح جل گئی۔

ڈائننگ ٹیبل پہ بھی ازمیر ایلاف کے ساتھ والی چیئر پہ آ کے بیٹھ گیا۔ سب نے کھانا شروع کر دیا تھا۔ ازمیر کو نا جانے کیا سوجھی ایلاف کا پکڑ لیا تھا بھی دائیں ہاتھ اسکا ۔۔ اب ایلاف پریشان بیٹھی تھی۔ نہ کچھ بول سکتی تھی نہ ہی کچھ کر سکتی تھی۔ ہاتھ کھینچنا چاہ مگر بے سود۔ ازمیر مگن کھانا کھا رہا تھا جس کچھ ہو ہی نہ ہو۔

"بیٹا آپ تو کچھ لے ہی نہیں رہی۔" علیزے کی ماما ایلاف کو یونہی بیٹھے دیکھ کے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ایلاف کھانا اچھا نہیں لگا کیا۔" ازمیر نے چہرے پہ سنجیدگی لاتے ہوئے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔ کھانا بہت اچھا ہے۔" ایلاف نے ازمیر کی طرف دیکھ کی دانت پیسے۔

وہ اپنی پلیٹ پہ جھک گیا۔ ہاتھ پہ گرفت برقرار تھی۔ ایلاف کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔

"ہاتھ کیسا ہے اب تمہارا۔" علیزے نے بھی طنزیہ پوچھا۔

"جی بہتر ہے اب۔" ایلاف ہنس بھی نہ پائی۔ میسج ٹون پہ ازمیر نے میسج چیک کیا تھا ۔

لائف کا میسج تھا۔

www.novelsclubb.com

"پلیز ازمیر چھوڑیں ہاتھ۔" التجا تھی۔ وہ مسکرا دیا

"اوکے۔ بٹ شرط پہ۔" اسنے لگے ہاتھوں شرط رکھی۔

"ازمیر آپ۔ بتائیں۔" ایلاف نے جلدی اے ٹائپ کیا۔

"کینڈل لائٹ ڈنر پہ جانا ہوگا میرے ساتھ۔" ازمیر نے مسکراتے ہوئے ٹائپ کیا
۔

ایلاف نے بپ پہ فوراً چیک کیا۔

"جو کہیں گے آپ مجھے منظور ہے۔" ایلاف نے ریپلائی کیا۔ ازمیر کو یہ ہی امید تھی
۔وہ جلد از جلد ہاتھ چھڑوانا چاہ رہی تھی۔

ایلاف نے میسج کھولا تو ڈھیر سارے کس ایموجی تھے۔

"انتہائی بے ہودگی ہے یہ۔" ایلاف نے جل بھن کے ریپلائے کیا۔ ازمیر مسکرادیا
۔

www.novelsclubb.com

"بعد میں بتاؤں گا کیا ہے یہ۔" ٹائپ کر کے سینڈ کیا۔

اب ہاتھ چھوڑ دیا تھا ازمیر نے۔

علیزے کو سب سمجھ آرہا تھا۔ غصے سے اسکے چہرا سرخ ہو رہا تھا۔

#میری_زیست_کا_حاصل_ہو_تم

#تحریر_عنایا_احمد

#قسط_10آخری

سکندر صاحب کی آوازیں سن کے ثمینہ بیگم اور ایلاف لاؤنج میں آئیں۔آنے والوں کو دیکھ کے ایلاف کو لگا کہ اسکی سانسیں بند ہو جائیں گی۔اسکی ٹانگیں بے جان ہو گئیں تھیں۔حلق تک خوف سے خشک ہو گیا تھا۔وہ منہ پہ ہاتھ رکھے اپنی سسکیوں کا گلہ دباتے واپس بھاگی تھی۔ثمینہ بیگم بھی اسکی غیر ہوتی حالت دیکھ کے اسکے پیچھے ہولی تھیں۔

www.novelsclubb.com

ایلاف کا چچا اور اسکا بیٹا کسی طرح سے ایلاف تک پہنچ چکے تھے۔ سکندر صاحب سے وہ دو دن پہلے مل چکے تھے۔ انہوں نے انکی بھتیجی کو اغواہ کرنے کا الزام لگایا تھا۔ ان لوگوں سے پیچھا چھڑوانا سکندر صاحب کے لیے کوئی مشکل کام ہر گز نہ تھا۔ وہ انکو نکاح نامہ دیکھا چکے تھے۔ اور بھتیجی کے لیے اچانک اُمڈ آنے والی محبت پہ بھی خوب لعن طعن کیا تھا۔ وہ لوگ اب ایلاف سے ملنے پہ باضد تھے تاکہ نکاح کی حقیقت جان سکیں۔ ازمیر کو بھی اس سارے واقعہ کا علم آج صبح ہی ہوا تھا۔

"آنٹی وہ لوگ۔ مجھے نہین جانا کہیں بھی۔ پلیز مجھے چھپالیں۔" وہ بری طرح رو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسے وہ سب یاد آ رہا تھا جو اس کے ساتھ بیتا تھا اگر وہ لوگ اسے لے گے تو پھر کیا ہو گا۔ یہ سوچتے ہی اسکی سانس بند ہوتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آنٹی آپ انکل کو بولیں۔ مجھے کہیں نہیں جانا۔ وہ لوگ بلکل اچھے نہیں۔" وہ بری طرح بلک رہی تھی۔

"چپ میرا بچہ میں ہوں ناں۔ کچھ نہیں ہو گا۔ ہمت سے کام لوں۔" وہ اسکو ساتھ لگائے اسکو چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھیں۔

"مجھے اپنے پاس رکھیں۔ وعدہ کریں کہ مجھے کہی نہیں بھیجے گی۔" وہ ہچکیوں میں رو رہی تھی۔

دروازہ کھلا تھا اور ازمیر اندر آیا تھا۔

"ایلاف باہر آؤ۔" ازمیر کی آواز پہ اسنے سر اٹھا کے دیکھا۔ ناک رونے کی وجہ سے سرخ ہو گیا تھا۔ آنکھیں سوجی ہوئی تھی۔ ازمیر کے دل کو کچھ ہوا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آنٹی مجھے کہیں نہیں جانا۔آپ لوگوں کو سمجھ کیوں نہیں آرہی۔" ایلاف اپنے آپ میں نہ تھی اب تو ازمیر بھی اسے کہہ رہا تھا کیا واقعی وہ لوگ اسے لے جائیں گے۔

"ایلاف۔ہوش میں آؤ۔" ازمیر نے اسکی دونوں کلائیوں سے پکڑ کے جھنجھوڑا۔اژمیر کا تو خود غصے سے برا حال تھا کے ایلاف کے کزن کا منہ توڑ دے۔جو پہلے ہی پریشان تھی اور بلک اٹھی تھی۔ثمینہ بیگم کے ڈانٹنے پہ اژمیر کو اپنے رویے کا احساس ہوا وہ بھی کیا کرتا۔

"ادھر بیٹھو۔پیو یہ۔" اسے بیڈ پہ بیٹھا کے پانی کا گلاس اسکے منہ کو لگایا۔وہ بامشکل ایک گھونٹ پی سکی۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو ایلاف۔اس وقت تمہیں ہمت کے ضرورت ہے۔" وہ اسکا چہرا اوپر کر کے بولا۔

"وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نے تمہیں یہاں زبردستی رکھا ہوا ہے۔" وہ اسکے چہرے سے اب آنسو چن رہا تھا۔

"اسلئے تمیں یہ باہر جا کے انکے سامنے کہنا ہو گا۔"

وہ اسے سمجھا رہا تھا۔

"آؤ۔" وہ اسے باہر لے آیا۔ وہ مارے باندھے اسکے پیچھے چل دی تھی۔

وہ ازمیر کے پیچھے چھپی لاؤنج میں داخل ہوئی تھی اسے دیکھ کے وہ دونوں باپ بیٹے کھڑے ہوئے اور داؤد (چچا) اسکی جانب آنے کو تھا۔ وہ بلکل ازمیر کے پیچھے چھپ گئی تھی اب اور زور سے اسکی شرٹ اپنی مٹھیوں میں دبوچ لی۔ جیسے اسکے بچھڑنے کا ڈر ہو۔

"بیٹھو۔ایلاف بیٹا۔" سکندر صاحب بولے۔

وہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔

"باباجو بھی بات کرنی ہے آپ کریں ایسے ہی۔" ازمیر نے خونخوار نظروں سے ایلاف کے کزن کی طرف دیکھتے ہوئے سکندر صاحب کو بولا۔

"ادھر آؤ ایلاف بیٹی میں تمہارا تایا ہوں۔" داؤد صاحب بولے۔

"نہیں ازمیر مجھے نہیں ملنا کیسی سے۔لے چلے مجھے یہاں سے۔" وہ ازمیر کے ساتھ لگی بولی تھی۔اور ایک آنسو ازمیر کو اپنی پشت پہ گرتا محسوس ہوا تھا۔

"ایلاف۔بی بریو۔میں ادھر ہی ہو بولو تم۔" ازمیر نے اسے بازو سے پکڑ کے تھوڑا سا آگے کیا۔وہ آنسو بھری آنکھوں سے اسکی طرف دیکھ کے سامنے بیٹھے انکل کی طرف دیکھا جنہوں نے آنکھوں کے اشارے سے اپنے ساتھ کا یقعین دلایا۔

"آپ لوگوں نے میرے ساتھ جو کیا۔ میں آپ کو معاف کرتی ہوں۔ پھر سے میرے سامنے مت آئیں گا۔۔۔" وہ ہمت کر کے بولی۔ ازمیر کی شرٹ پہ ہنوز گرفت تھی۔

"کیا تمہاری رضامندی ہے اس نکاح میں۔" کب سے خاموش بیٹھے اسکے کزن نے اسے گھورتے پوچھا۔

"جی۔ مجھ پہ کسی قسم کا دباؤ نہیں بلکہ انکا احسان ہے۔" وہ اسکے ہی انداز میں بولی۔

"پچھتاؤ گی تم ایک دن سنا تم نے ایلاف۔" وہ چیخا تھا اپنی بے وقعتی پہ۔ وہ لرز کے ازمیر کے بلکل ساتھ لگ گئی۔

"آواز نیچے کر کے میری بیوی سے بات کرو۔ میں ہر گز برداشت نہیں کر سکتا کوئی میری بیوی سے اس لہجے میں بات کرے۔" ازمیر کے لہجے میں بھی پھنکار تھی۔

اس بات پہ مسز سکندر اور سکندر صاحب دونوں نہال ہو گئے تھے۔اور بہو بیٹے کو محبت پاش نظروں سے دیکھا۔

"میرے خیال میں اتنا کافی ہے آپ کے نام نہاد رشتے کے لیئے۔" سکندر صاحب کہتے اٹھ گئے۔وہ دونوں باپ بیٹا بھی اٹھے۔

"مجھے معاف کر دینا ایلاف بیٹا میں مجبور تھا۔" داؤد صاحب دل گرفتہ لہجے میں بولے تھے اور باہر نکلتے چلے گئے۔

انکے جانے کے بعد سکندر صاحب نے پیار سے اسکے سر پہ ہاتھ پھیرا اور بولے۔

"خوش رہو صدا۔" وہ ویسے ہی چپکی کھڑی تھی وہ دونوں ہنستے وہاں سے چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

"جا چکے ہیں وہ لوگ۔کیا سارے عمر ایسے ہی کھڑے رہنا کا موڈ ہے۔" وہ شرارت سے بھرپور لہجے میں بولا۔

وہ جو خوف کے زیر اثر تھی جلدی سے پیچھے ہٹنی لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بہت بہانے ڈھونڈتی ہو میری پاس آنے کے۔"اس سے پہلے کہ وہ ہٹتی ازمیر نے اسکے گرد حصار قائم کیا تھا۔

"کیا کر رہے ہے۔ چھوڑیں۔" وہ کسمسائی۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے تو آرام سے کھڑی تھی۔" وہ شرارت سے بولا۔

"ازمیر کوئی آجائے گا۔" وہ اپنا آپ چھوڑنے کی کوشش میں تھی۔

"آنے دوں یہ ہی کہیں گے کہ دونوں میں کتنا پیار ہے۔" وہ ایک آنکھ دبا کے بولا۔

"آپ بہت فضول گو ہے"۔ ایلاف چڑ کے بولی۔

"قدر کر اس فضول گو کی لڑکی۔" وہ اسکے ماتھے پہ ہلکے سے ہاتھ مارتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"ازمیر پھوپھو۔" ایلاف نے سامنے دیکھ کے بولا۔ وہ پیچھے موڑا۔ گرفت ڈھیلی ہوئی اور وہ ایک سیکنڈ ضائع کئے بغیر کمرے کی طرف بھاگی۔

"یو چیٹر۔" ازمیر نے بلند آواز میں کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ کی صحبت کا اثر ہے۔" ایلاف کہتے کمرے میں گھس گئی۔

"ایک کسی کو میری رخصتی کا خیال نہیں آتا۔" ازمیر کی بات پہ ولید کا قہقہہ پڑا تھا۔

"لگتا ہے بھابھی ساتھ مذاکرات کامیاب ہو گئے ہیں۔" ولید اسکی طرف دیکھتے بولا۔اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا۔ شیشے کے پار ایلاف اور احدیہ آتی دکھائی دی۔ولید نے اسکے نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔

"اسکو کہتے ہے دل کو دل سے راہ۔ادھر یاد کیا تھا۔" ولید شوخی سے باز نہ آیا۔

"اسلام علیکم۔" وہ دونوں آگے پیچھے داخل ہوئی تھی۔

"وعلیکم اسلام۔ بیٹھو۔" دونوں نے سلام کا جواب دیا۔

"واہ کیا بات ہے آج تو گھر سے لنچ آیا ہے اور وہ بھی بھابھی خود لے کے آئیں ہیں

۔"ولید نے دونوں کی طرف دیکھا کے کہا۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے وہ احدیہ کو کچھ شاپنگ کرنی تھی اور ہم یہاں قریب ہی آ

رہے تھے تو آنٹی نے بولا لنچ بھی لے کے جائیں۔" ایلاف نے بتایا۔

"انتہائی ظالم لڑکی ہو تم۔ دو منٹ خوش ہی ہو لینے دیتی۔" ازمیر اسکے طرف دیکھتے

بولا تھا۔ ولید اور احدیہ مسکرا دیئے۔

"شروع کریں ٹھنڈا ہو جائے گا۔" ایلاف نے اپنی طرف سے توجہ ہٹانے کو بولا

۔ ساتھ ہی ازمیر کو سکندر صاحب نے بلا لیا۔ وہ اٹھا کھڑا ہوا۔

"آپ لوگ کرو سٹارٹ میں آتا ہو۔" وہ ایک پر شوق نظر ایلاف پہ ڈالتا باہر نکل

آیا۔ کچھ ٹائم بعد ایلاف بھی ولید اور احدیہ کو اکیلا چھوڑ باہر نکل آئی۔

ادھر ادھر دیکھتے اسکی نظر میٹنگ روم پہ پڑی تو وہ اندر چلی آئی۔ کوئی بھی نہیں تھا یہاں۔ لنچ ٹائم چل رہا تھا۔

"ارے واہ آپ کدھر ایلاف میڈم۔" عقب سے آواز پہ وہ پلٹی۔ علیزے کھڑی تھی واہیات حلیے میں۔

"جی۔ وہ دراصل لنچ لے کے آئے تھے۔ آنٹی نے ازمیر کی فیورٹ ڈِش بنائی تھی۔" اسنے اسے بتایا۔ علیزے کو تو آج موقع مل گیا تھا۔

"وجہ پوچھ سکتی ہو۔ ازمیر کا جو تم اتنی خیال رکھتی ہو۔ اسکے آگے پیچھے پھرتی رہتی ہو۔" علیزے پھٹی تھی۔ ایلاف کے تو ہوش اڑ گئے وہ تو مشکل میں پڑ گئی۔

"آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔" ایلاف نے اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم دو ٹکے کی لڑکی میرے ازمیر سے دور رہو۔" وہ بولی کم پھنکار زیادہ رہی تھی۔

"اوقات کیا ہے تمہاری آخر۔ محلوں کے خواب مت دیکھو۔" ایلاف کا تو رونے پہ زور تھا اب۔ کہہ تو وہ سچ رہی ہے اسکی اوقات کیا ہے۔ اسے ایک دفعہ پھر احساس کمتری کا دورہ پڑا تھا۔

"میں جانتی ہو تم جیسے لڑکیوں کو۔ لگتی کیا ہو تم ازمیر کی۔" ساتھ ہی علیزے کا ہاتھ اٹھا تھا۔

مگر راستہ میں ہی کسی نے روک لیا تھا۔ اور جوابا ایک بھاری ہاتھ علیزے کے منہ پہ نشان چھوڑتا چلا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایلاف نے منہ پہ ہاتھ رکھ کے اپنی چیخ روکی تھی۔

"بیوی ہے میری۔ مسز اژمیر سکندر شاہ۔" اژمیر نے ایلاف کو کلائی سے پکڑ کے سامنے کیا تھا وہ تو سکتے میں تھی۔ بات ایسے کھلے گی اسکے گمان میں تھا۔ علیزے اپنی گال پہ ہاتھ رکھے شاک کی سے کیفیت میں تھی۔

"یہ ثبوت کافی ہی یا کوئی اور بھی چاہیے۔ اگلی دفعہ کچھ بھی کہنے سے پہلے اچھی طرح سوچ لینا۔" ازمیر اسے وارن کرتا ہوا کہا۔ اور ایلاف کو کھینچتا ہوا باہر لے آیا۔

ایلاف کو اسکے غصے کا اب اچھے سے اندازہ ہو چکا تھا۔

"کیا ہوا۔ سب ٹھیک ہے۔" ولید اور احدیہ نے ازمیر کو دیکھا جو غصے میں اسے کھینچتا اپنے ٹیبل سے چابی اٹھائے پھر باہر کا رخ کیے ہوئے تھا۔ ایلاف سوں سوں کرنے میں مصروف تھی۔

www.novelsclubb.com

"احدیہ۔" ایلاف کے منہ سے مری سے آواز نکلی تھی۔ پیچھے ہی ولید اور احدیہ بھی باہر نکلے تھے۔ ازمیر کسی کی پرواہ نہ کرتے اسے اپنے ساتھ گھسیٹتا ساتھ لایا اور گاڑی میں تقریباً پٹخا تھا۔

ایلاف کی روح اسکے غصے کا اندازہ کر کے کانپ اٹھی تھی۔

دونوں گاڑیاں ایک ساتھ سکندر ولا پہنچی تھیں۔ ازمیر نکل کے تیر کی تیزی سے اندر چلا گیا۔ احدیہ اتر کے ایلاف کے پاس آئی جو گاڑی کے پاس کھڑی رونے کا شغل فرما رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ایلاف بتاؤ تو ہوا کیا ہے۔ بھائی کیوں اتنے غصے میں ہیں۔" احدیہ نے اسکا ہاتھ تھپکتے ہوئے پوچھا۔ تو ایلاف نے رام کہانی ولید اور احدیہ کو سنا دی۔

"اب بتاؤ اس سب میں میرا کیا قصور ہے۔" ایلاف ازمیر کے غصے کی وجہ سے پریشان تھی۔

"اچھا اندر تو چلو۔ میں کرتا ہو بات ازمیر سے۔" ولید نے انکو اندر آنے کا کہا۔ وہ لاونج میں بیٹھ گئی۔ پروین سے پتہ چلا ثمینہ بیگم گھر نہیں ہے۔ ولید ازمیر سے بات کرنے اسکے کمرے میں چلا گیا۔

"دیکھا احدیہ وہ کتنے غصے میں ہیں۔" وہ اندر سے آتی اسکی آواز پہ اچھل کے بولی۔ اسکی حرکت پہ مسکرادی۔

"کھا نہیں جائیں گے تمہیں۔" احدیہ بولی۔

"کوئی بعید نہیں ان سے۔" ایلاف چڑ کے بولی۔ احدیہ نے اسکو آنکھیں نکالیں۔

"یار اتنا ہائپر ہونے کی وجہ پوچھ سکتا ہوں میں۔" ولید نے اسے بولا جو غصے سے کمرے میں ٹہل رہا تھا۔

"وجہ وہ میڈم ہیں جو باہر بیٹھیں ہیں۔" اسنے چبا کے کہا۔

"اچھا وہ کیوں۔اس میں اسکا کوئی قصور نہیں۔" ولید نے دلچسپی سے پوچھا۔

"اس میں اپنا ڈیفنڈ کرنے کی بھی عقل نہیں۔احمقوں کی طرح کھڑی باتیں سن رہی تھی اسکی۔اور مجھے یہ بات غصہ دلاتی ہے۔وہ اسے باتیں سنا رہی تھی اور یہ۔" وہ بولا ساتھ ہی کچھ یاد آنے پہ۔

"ایلاف اندر آؤ۔" ساتھ ہی ایلاف کی کلاس لینے کا تہیہ کرتے اسکو آواز بھی دے ڈالی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے نہیں جانا احدیہ۔" وہ احدیہ کی طرف دیکھتے بولی۔

"اٹھوں ورنہ میرا خونخوار بھائی تمہیں کچا چبا جائے گا۔" احدیہ کی شوخی پہ اسنے اسے گھورا۔ مرتا کیا نہ کرتا وہ اٹھی اور احدیہ کے پیچھے کمرے میں داخل ہوئی۔

"ازمیر آرام سے بات کرو۔ وہ پہلے ہی پریشان ہے۔" ولید نے ٹوکا۔

"انکو اور آتا ہی کیا ہے صرف رونا۔" ازمیر نے اسکی سوجی آنکھوں پہ چوٹ کی۔

"ازمیر۔" ولید نے اسے تنبیہی انداز میں کہا اور احدیہ کے ساتھ باہر نکل گیا۔

"تم کدھر۔ اس کمرے میں ہی رہوں گی تم اب سمجھی۔" ایلاف کو باہر جاتے دیکھ کے اسکی کلائی پکڑ کے اسنے زور سے روم کا دروازہ بند کیا۔ ایلاف کو اور شدت سے رونا آگیا۔

www.novelsclubb.com

"شدت برا لگتا ہے مجھے تمہارا بلاوجہ رونا۔ اب ایک آنسو نہ دیکھوں میں۔" ازمیر نے اسے وارن کیا تو کسی روبوٹ کی طرح آنسوؤں روکے سوں سوں کرنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ زبان صرف میرے ساتھ بحث کرنے کے لئے نہیں ہے صرف۔ بلکہ کہی اور بھی اسکا استعمال آپکو فائدہ دے سکتا ہے۔" ازمیر نے اسکے جھکے سر کو دیکھتے طنز کیا۔

"وجہ پوچھ سکتا ہوں آپ نے اسکو جواب کیوں نہیں دیا جبکہ آپکے پاس ایک مضبوط سہارا ہے۔ یا آپکو وہ سہارا ہی ناگوار ہے۔" اب وہ بدگمان ہوا۔ ایلاف نے سر اٹھا کے اسے دیکھا بولی کچھ بھی نہ۔

"کچھ پوچھ رہا ہوں۔ سن نہیں رہا تمہیں۔" اسے بازو سے پکڑ کے جھنجھوڑا۔ شاید اب اعتراف سننے کا تمنائی تھا۔

"میں ڈر گئی تھی میں کیا کہتی۔" وہ ہلکی سی آواز میں بولی۔

"تمہیں کسی سے بھی ڈرنے کے ضرورت نہیں۔ بیوی ہو تم میری۔ اور میں دل سے اس رشتے پہ راضی ہوں۔ آخر کب تمہیں اس رشتے کی مضبوطی کا یقعین آئے گا۔ آخر کب۔" وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولا۔

www.novelsclubb.com

"اعتبار کرنا سیکھو ایلاف۔ سب کو ایک سامت سمجھو۔ کیا میں تمہارے اعتبار کے لائق نہیں ابھی بھی۔" ازمیر نے اسکی آنکھوں میں جھانک کے پوچھا۔

"دیکھو مجھے اپنی لائف میں وہ جگہ دو۔ میں کبھی تمہیں تنہا یا پیچھے نہ چھوڑوں گا۔ مگر آزمائش شرط ہے۔" وہ اسے سمجھا رہا تھا۔

"آپ نے اب تک ہر آزمائش پہ بھی میرا ساتھ دیا ہے ازمیر۔ انکل آنٹی آپ سب لوگ اللہ کا میرے لیے زندگی کا بہترین انعام ہے۔" ایلاف دل سے بولی۔

"اور میں اسلئے نئیں بولی کیونکہ آپ کے ہوتے میں کیوں خود کو ڈیفینڈ کروں ۔آپ جو ہیں۔" وہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا اور۔" ازمیر نے اسے اور بولنے پہ اکسایا۔

"اور مجھے آپ پہ پورا اعتبار ہے۔" ایلاف نے معصومانہ اعتراف کیا۔

"اور جو میری شادی کروا رہی تھی اب وہ کینسل سمجھوں۔یہ تو میں نے اپنا ہی نقصان کروالیا۔" وہ مصنوعی تاسف سے بولا۔

"وہ میں نے بکواس کی تھی۔خبردار آپ نے جو دوسری شادی کا نام بھی لیا۔آپ تو تیار بیٹھے تھے۔بات بھی نہیں کی آپ نے مجھ سے پورا ہفتہ۔" اسنے دھونس جما کے کہا۔ایسے بولتی وہ ازمیر کو دل کے قریب لگی تھی۔

"خدا کا نام لو یار مجھ سے ایک بیوی تو سنبھالی جاتی نہیں۔دوسری کا کیا کروں گا۔" ازمیر ہنس کے بولا۔

"آپ بہت برے ہیں۔بہت زیادہ۔" ایک بازو اسکی گرفت میں تھا۔دوسرے ہاتھ سے ایلاف نے اسکے سینے پہ مکے برسا دیئے۔

"ہاں ایک میں ہی برا ہوں میڈم۔اور کوئی الزام ہو تو وہ بھی بتا دیں آج ہی۔" وہ کچھ نرم پڑا۔

"اچھا وہ آپکے آفس میں کیا کر رہی تھی۔" ایلاف نے اب دونوں ہاتھوں سے اسکے کالر پکڑ کے پوچھا۔ازمیر کو اسکا استحقاق سے مہکتا لہجہ مسرور کر گیا۔

"میں کچھ پوچھ رہی ہوں۔دانت مت دیکھائیں مجھے۔" ایلاف نے اسکو غصے سے دیکھا۔

"اگر نہ بتاؤں تو۔" ازمیر نے اسکو چھیڑا

"مرضی آپکی۔زندگی آپکی۔آفس آپکا جو مرضی کریں۔" وہ کہتے ہوئے سائیڈ سے نکلنے لگی۔

"ارے ارے۔سوری میں مذاق کر رہا تھا۔" وہ اسے پکڑ کے اسکی سابقہ پوزیشن میں لایا۔

www.novelsclubb.com

"میں آپکا۔تو میری مالک بھی آپ اور آفس کی بھی آپ۔اور جہاں تک علیزے کا سوال تو یار بیوی اسکا لاسٹ ویک چل رہا وہ کچھ عرصے کے لیے آئی تھی

۔internshipہی سمجھ لو۔"ازمیر نے اسکا پھولے پھولے گال کو چھوتے ہوئے کہا۔

"اور یہ انٹرن شپ آپ پہ ہی کر رہی تھی وہ۔" وہ غصے سے بولی۔

"یار بیوی اپنے معصوم شوہر پہ شک تو نہ کروں۔ مجھ پہ انٹرن شپ کا رائیٹ میری مسز کے پاس ہے بس۔" وہ اسکے گرد اپنے بازوؤں کا حصار بناتے کہنے لگا۔

"کیا خیال ہے پھر۔" وہ جذبوں سے بھرپور آواز میں بولا۔

"نہیں مجھے کیا ضرورت ہے میں تو لائف ٹائم کونٹریکٹ سائن کر چکی ہوں۔" وہ بھی اسکے ہی انداز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

ازمیر کھلکھلا کے ہنس پڑا۔

"ایلاف۔" وہ سرگوشی میں بولا۔

"جی۔" اسنے جواب دیا

"میرے زیست کا حاصل ہو تم۔"ازمیر نے اسکے کان میں سر گوشی کی۔

ایلاف کا دل اپنے پروردگار کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا۔ازمیر اب اسکو اپنے دل کی ساری حکایتیں سنا رہا تھا۔اور وہ حیران ہوتے سن رہی تھی۔

زندگی میں سب کچھ کھو چکی تھی وہ اکیلی رہ گئی تھی وہ لیکن اللہ نے اسے سب کچھ دے دیا تھا۔

صحیح کہتے ہیں اگر خدا اپنے بندے سے کچھ چھینتا ہے تو اسے عطا بھی کر دیتا ہے۔اسے تنہا نہیں چھوڑتا یہ بات آج ایلاف کو سمجھ آئی تھی۔

دنیا میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں اچھے بھی اور برے بھی۔اگر کچھ برا ہو جائے تو زندگی ختم نہ ہو جاتی بلکہ نئے ادا اور جنم لیتے ہیں بے شرط یہ کہ انسان اللہ پہ توکل کرے۔کبھی ہار نہ مانئے اس میں زندگی کا حسن ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

Here is the beginning of another beautiful journey... ❤️💞

ختم شد

www.novelsclubb.com